اِلہامی پیغام

تھِسّلُنیکیوں کے نام

پوُلُس رسُول کے پہلے خط

کی

تفسیر

مُصنّف

جانتھن ٹرنر

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

ناشرین:

آوازِ حق

۲۰۱۹

www.awazehaq.com

فہرِستِ مضامین

باب | مضمون | صفحہ

باب	مضمون	صفحہ
۱	تعارُف اور آداب	۱
۲	خوشخبری کی قُدرت	۷
۳	اِیمانداروں کے لئے نمُونہ	۱۳
۴	خوشخبری کا پرچار کرنے کے اُصُول	۱۹
۵	نَومریدوں سے رویہ	۲۵
۶	خوشخبری کا جواب	۳۱
۷	تھِسّلُنیکیوں کے لئے پَولُسؔ کی فکرمندی	۳۷
۸	تھِسّلُنیکیوں کے بارے خوشخبری	۴۳
۹	پاکیزہ طرزِ زندگی	۴۹
۱۰	برادرانہ محبت	۵۵
۱۱	مسیح کا آسمان سے اُترنا (پہلا حصہ)	۶۱
۱۲	مسیح کا آسمان سے اُترنا (دُوسرا حصہ)	۶۷
۱۳	مسیح میں ذمہ داری	۷۳

تمہید

پاک کلام میں لکھا ہے، ''ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لِئے فائِدہ مند بھی ہے تا کہ مردِ خُدا کامِل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لِئے بِالکل تیّار ہو جائے۔'' (۲۔تیمُتھیُس ۳:۱۶۔۱۷)

''اِلہامی پیغام'' عُنوان کے تحت ہم آپ کی خدمت میں بائبل مُقدس کی مختلف کتابوں کی تفسیر پیش کرتے ہیں تا کہ نہ صِرف مسیحی بلکہ غیر مسیحی دوست بھی حکمت و زندگی سے بھرپور پاک کلام کو آسانی سے سمجھ کر خُدا کی نظر میں کامِل و نیک بن سکیں۔ مگر آیئے سب سے پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ''اِلہام'' کیا ہے؟ اِلہام جس یونانی لفظ کا ترجمہ ہے، اُس کا مطلب ہے ''وہ جو خُدا کی طرف سے پُھونکا گیا''۔ یعنی جس طرح خُدا نے عملِ تخلیق کے وقت اِنسان کے نتھنوں میں اپنی رُوح پُھونکی تھی، اُسی طرح اُس نے پاک صحیفوں میں بھی اپنی تخلیقی رُوح پُھونک دی ہے۔ رُوح اُلقُدس کی یہ سرگرمی ابتدائی کلیسِیا کے لِئے اِس بات کا ثبوت تھی کہ یہ صحیفے اِلہامی ہیں۔ خُدا نے اپنے پاک رُوح کے وسیلے سے اپنا کلام اِنسانی لفظوں میں پُھونک دیا۔ اِسی ٹھوس حقیقت پر مسیحی کلیسِیا نے ہمیشہ دعویٰ کِیا کہ بائبل مُقدس ایک اِلہامی کتاب ہے، یعنی اُس کا منبع و

سرچشمہ خُدا ہے۔ تو آیئے، ہم بائبل مُقدس میں سے تھِسّلُنیکیوں کے نام، پَولُس رسُول کے پہلے خط کی تفسیر پر غور کریں:

پہلا باب

تعارُف اور آداب

(۱۔تھِسّلُنیکیوں ۱:۱)

شدید مخالفت کے باوجود مسیحیت تیزی سے پھیلتی رہی۔ یروشلیم سے شروع ہو کر بہت جلد ساری رُومی سلطنت تک پھیل گئی۔ اِس تحریک کو زبردست کامیابی کے دینے والوں میں خدا کا ایک بے لوث و مخلص خادم پولس رسول بھی تھا۔ پولس شروع میں مسیح یسوع کا پیروکار نہیں تھا، بلکہ وہ مسیحیت کا سخت ترین مخالف و دُشمن تھا اور ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ مسیحیت کا نام و نشان تک مِٹا دے۔ لیکن جب مسیح نور کی شکل میں اُس پر ظاہر ہوا تو اُسے احساس ہوا کہ وہ غلطی پر ہے اور مسیح یسوع کا پکا پیروکار بن گیا۔ اپنے اندر اِس نئی رُوحانی تبدیلی کے بعد پولس رسول نے اُسی دین و ایمان کی تبلیغ شروع کر دی جس کو وہ کبھی تباہ و برباد کرنا چاہتا تھا۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر کرتے ہوئے اُس نے نجات کی خوشخبری کا پرچار کِیا کہ مسیح یسوع کے وسیلے سے لوگ اپنے گناہوں سے معافی پا کر خدا سے ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑ سکتے ہیں، اور جنہوں نے اُس کے پیغام کو سُنا اور عمل کِیا، اُنہیں کلیسیائی جماعت یا گروپ میں شامل کر دیا تاکہ ایمان لانے والے خدا کے کلام کا اجتماعی طور پر مطالعہ کریں، خدا کی پرستش و عبادت کریں، اور ایک دوسرے کی مدد و حوصلہ افزائی کریں۔

پولس رسول نے کلیسیا میں سے لوگوں کو تعلیم و تربیت دی کہ وہ مسیحیت میں شامل ہونے والوں کے لئے ایک رہنما کا کردار ادا کر سکیں اور تبلیغ کے کام کو آگے بڑھا سکیں۔ اِن میں سے دو نام سِلوانس یعنی سِیلاس اور تیمتھیس ہیں۔

ایک مقام پر کلیسیا قائم کرنے کے بعد پولس رسول دوسرے شہر میں چلا جاتا تھا، اُس نے اُن کلیسیاؤں سے لاپروائی کا سلوک نہیں کِیا جن کو پہلے قائم کِیا تھا۔ وہ اکثر وہاں نہ صرف خود جاتا تھا بلکہ مسیح یسوع کی اِلہامی تحریک سے معمور ہو کر اُنہیں حوصلے، تسلی اور ہدایات سے بھرپور خط بھی لکھتا تھا۔ اُن میں سے دو خط اُس نے تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے نام لکھے۔ جس وقت پولس رسول نے یہ دو خط لکھے، اُس وقت تھسلنیکے کا شہر تین سَو سال پُرانا تھا، اور رُوم کے صُوبے مکدُونیہ کا دارالسلطنت تھا۔ اِس شہر کا نام اسکندرِ اعظم کی سوتیلی بہن کے نام پر رکھا گیا۔ یہ شہر آج بھی موجود ہے، اور یونان کے مُلک میں آباد ہے۔

پولس رسول کو تھسلنیکے کے رہنے والوں میں اپنی تبلیغی مہم کے آغاز میں کافی کامیابی مِلی۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے مسیح یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا۔ مگر وہاں کے یہودی یہ کامیابی دیکھ کر جل گئے اور حسد میں آ کر مظاہرے اور دنگا فساد شروع کر دیا۔ بگڑتے ہوئے حالات پر قابو پانے کے لئے مسیح کے پیروکاروں نے جن کو مظاہرین نے پکڑ کر حکام کے حوالے کر دیا تھا، تحریری ضمانت پر رہائی پانے کے بعد اُنہوں نے پولس رسول اور ساتھیوں کو قریبی شہروں میں بھیجا۔ اِن واقعات سے پولس کو بہت زیادہ دُکھ، تکلیف اور پریشانی ہوئی۔ سوال یہ تھا کہ کیا مسیح کے نئے پیروکار جو ابھی ایمان میں پختہ نہ

ہوئے تھے اِن حالات میں اپنے ایمان پر قائم رہ سکیں گے؟ اور پھر یہ بھی کہ جو اُنہیں سکھایا گیا تھا، اِس ایذا رسانی میں یاد بھی رہے گا یا نہیں؟

پولس رسول اپنے اُس کام کو ختم کرنے کے لئے بے چین و بے قرار تھا جو اُس نے تھسلنیکے میں شروع کِیا تھا، مگر رکاوٹ کی وجہ سے نہ کر سکا۔ اور جب اُسے یقین ہو گیا کہ وہ ذاتی طور پر وہاں نہیں جا سکتا تو اُس نے اپنے ساتھی تیمتھیس کو بھیجا کہ ایمانداروں کی حالت کے بارے میں پتہ لگائے، کہ کیا وہ ابھی تک ایمان میں مضبوط ہیں؟ کیا اُس اذیت و تکلیف نے اُن کے حوصلے پست کر دیئے ہیں جس کا اُنہیں سامنا تھا۔ تیمتھیس بہت حوصلہ افزا اور تسلی بخش رپورٹ لے کر پولس کے پاس آیا، اور پولس رسول نے اِس کے نتیجہ میں تھسلنیکیوں کے نام پہلا الہامی خط لکھا، جو اِن الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔

”پولس اور سِلوانس اور تیمتھیس کی طرف سے تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے نام جو خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح میں ہے، فضل اور اطمینان تمہیں حاصل ہوتا رہے۔“ (۱۔تھِسلُنیکیوں ۱:۱)

حلیمی اور فروتنی خدا کے نیک اور سچے بندے کی بڑی خوبی ہے۔ اِس کے باوجود کہ پولس کو مسیح یسوع نے خود رسول چُنا، مگر اُس نے ہمیشہ دوسروں کے کام کو سراہا اور حوصلہ دیا۔ اگرچہ وہ تھسلنیکیوں کو خدا کے الہام سے خط لکھ رہا تھا مگر پھر بھی اُس نے آداب و سلام میں سِیلاس اور تیمتھیس کا نام ساتھ کام کرنے والوں کی حیثیت سے شامل کِیا۔ یہ خط کلیسیا کے نام پر لکھا گیا۔ کلیسیا کا لفظی مطلب ہے ”جو بلائے گئے ہیں۔“ یہ اِصطلاح یونانی لوگ مختلف سیاسی اور

مذہبی اجتماعات کے لئے اِستعمال کرتے تھے۔ پولس رسول اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ کِس کو یہ خط لکھ رہا ہے جب وہ کہتا ہے کہ کلیسیا، ''خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح میں ہے۔''

اَب سوال یہ ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کو خدا باپ کہہ کر کیوں مخاطب کِیا گیا ہے؟ اِس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ ایک یہ کہ خدا، مسیح کے پیروکاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ خاندانی رشتے میں اور خود اپنے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ وہ اُن سے بچوں کی طرح برتاؤ کرتا ہے، جیسا کہ پولس رسول ایک اَور مقام پر اِس بارے میں کہتا ہے کہ ایک باپ کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تسلی و حوصلہ دے اور اُنہوں مجبور کرے کہ وہ اعلیٰ کردار و سیرت سے بھرپور زندگی بسر کریں، خدا بھی مسیح کے پیروکاروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا بہت ہی سخت مزاج، تنقید و نکتہ چینی کرنے والا مالک و حکمران ہے، مگر مسیحی تعلیم کی روشنی میں خدا کی سب سے بڑی خوبی محبت ہے۔

پولس رسول، مسیح یسوع کو خداوند کہتا ہے۔ اصولی طور پر یہ نام صرف خدا کے لئے اِستعمال ہوتا ہے۔ خدا کی مسیح سے محبت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اُس نے اپنا نام مسیح کو دے دیا۔ جیسا کہ پاک کلام میں ایک اَور مقام پر لکھا ہے، ''اِسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سَر بلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے، تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے، خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا، خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں، اور خدا

باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اِقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔''
(فلپیوں ۲:۹۔۱۱)

ہم اکثر ایسے الفاظ اِستعمال کرتے ہیں جن کا مطلب نہیں جانتے، اور یہ بالکل حقیقت ہے جب لوگ یسوع کو ''مسیح'' کہتے ہیں۔ ''مسیح'' کے معنی ہیں، ''مَسح کِیا گیا۔'' دوسرے لفظوں میں یہ کہ جِسے کوئی خاص کام یا مشن کو پورا کرنے کے لئے مقرر کِیا گیا ہو۔ خدا نے مسیح یسوع کو بحیثیت نبی، سردار کاہن اور بادشاہ کے مقرر کِیا۔ اگر ہم اُسے ''مسیح'' کہہ کر مخاطب کرتے ہیں تو پھر لازم ہے کہ ہم اُسے اُس حیثیت سے قبول بھی کریں جس کے لئے مقرر کِیا گیا ہے۔

ایک نبی کا کام ہے کہ وہ خدا کے کلام کی تبلیغ و پرچار کرے۔ کیا میں مسیح کے الفاظ پر دھیان دیتا ہوں جو اُس نے خدا کی طرف سے کہے؟ سردار کاہن کی ایک ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گناہ کی قربانی گزرانے۔ کیا مَیں نے اُس قربانی کو قبول کِیا ہے جو مسیح نے میرے لئے دی؟ سردار کاہن کا ایک اَور کام یہ ہے کہ وہ دوسروں کے لئے خدا سے اِلتماس و درخواست کرے۔ کیا مَیں خدا سے مسیح کے نام پر دُعا کرتا ہوں؟ ایک بادشاہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکمرانی کرے۔ کیا مَیں مسیح کے احکامات کی تابعداری کرتا ہوں؟

پولس رسول تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو اپنے خط میں سلام و آداب کہتا ہوئے دُعا دیتا ہے کہ خدا کا فضل و اِطمینان اُن کے ساتھ رہے۔ الٰہی فضل درحقیقت خدا کی ہمارے ساتھ ایک ایسی ہمدردی اور مہربانی ہے جس کے ہم ہرگز لائق نہیں اور نہ ہی اُس پر ہمارا حق ہے۔ مگر یہ خدا کی دی

ہوئی ایک طاقت و قدرت بھی ہے جو ہمیں مسیح کی طرح زندگی بسر کرنا سِکھاتی ہے تاکہ اُس کی طرح بن جائیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اُس کا لفظ اِطمینان اِستعمال کرنے سے کیا مطلب ہے۔ پولس رسول کی اِطمینان سے یہ مُراد ہرگز نہیں کہ تکلیفوں اور مصیبتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے، بلکہ وہ اِس خط میں اُس ''بڑی مصیبت'' کا ذکر کرتا ہے جو تھسلنیکے کے رہنے والوں نے برداشت کی (۱۔تھِسّلُنیکیوں ۱:۶)۔ یہ خدا کا فضل ہی ہے جو ہمیں تکلیفوں اور مصیبتوں کے باوجود مسیح کے لئے زندہ رہنے کا حوصلہ بخشتا ہے، اور خدا کا اِطمینان وہ تسلی و یقین ہے جو اذیت دینے والے مشکل ترین حالات میں ہمارے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔

دُوسرا باب

خوشخبری کی قُدرت

(۱۔تھِسّلُنیکیوں ۱:۲۔۶)

جس مقصد سے ہم جو کرتے ہیں اُتنا ہی اہم ہے جو ہم کر رہے ہوتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ ہم ایک بالکل مناسب اور ٹھیک کام کر رہے ہوں مگر اُس کا مقصد اچھا نہ ہو۔ روزِ قیامت کے بارے میں مسیح یسوع نے فرمایا، ''اُس دِن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خداوند اَے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اُس وقت مَیں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔'' (متی ۷:۲۲۔۲۳)

اِس کے برعکس پولس رسول تھسلنیکیوں کی کلیسیا یعنی چرچ کے نام اپنے پہلے اِلہامی خط کے پہلے باب کی آیت ۲ اور ۳ میں لکھتا ہے، ''تم سب کے بارے میں ہم خدا کا شکر ہمیشہ بجا لاتے ہیں اور اپنی دُعاؤں میں تمہیں یاد کرتے ہیں، اور اپنے خدا اور باپ کے حضور تمہارے ایمان کے کام اور محبت کی محنت اور اُس اُمید کے صبر کو بِلاناغہ یاد کرتے ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح

کی بابت ہے۔'' پولس رسول اِن لوگوں کے لئے خدا کا شکر ادا کرنے سے جھجک محسوس نہیں کرتا کیونکہ جو اُنہوں نے کِیا اُس کا مقصد اچھا تھا۔

پہلی بات جس کا پولس ذکر کرتا ہے، وہ ہے اُن کے ''ایمان کے کام۔'' نجات پانے اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کام کرنے اور ایمان کے ساتھ کام کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اکثر لوگ ہر طرح کے نیک کام کرتے ہیں تاکہ اپنے گناہوں کا حساب برابر کر کے سیدھے جنت میں جا سکیں۔ لیکن پاک کلام میں صاف لکھا ہے کہ یہ ناممکن ہے۔ ہم اپنے غلط کاموں کا ازالہ کرنے کے لئے اُس سے زیادہ نیک کام نہیں کر سکتے جتنے کی خدا ہم سے توقع کرتا ہے۔ تھسلنیکیوں میں رہنے والے مسیح کے پیروکار نجات پانے کے لئے نیک اور اچھے کام نہیں کر رہے تھے، بلکہ وہ اُن کے اُس ایمان کا اِظہار تھا جو اُن کے دِلوں میں جنم لے چُکا تھا۔ جیسا کہ خدا کا پیارا بندہ یعقوب لکھتا ہے، ''غرض جیسے بدن بغیر رُوح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔'' (یعقوب ۲:۲۶) اُن کے کام اُن کے ایمان کا ثبوت تھے نہ کے اُس کا بدل۔

دوسری بات جس کا پولس رسول ذکر کرتا ہے، یہ ہے کہ اُن کی ''محبت کی محنت۔'' اِس سے مُراد اُن کے نیک اعمال وفعل ہیں جو دوسروں کے لئے پیار محبت کے جذبات و احساسات سے بھرپور ہیں۔ مسیح یسوع کے پیروکار دوسرے لوگوں کے ساتھ ویسی ہی محبت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں جس کا اِظہار خدا نے اُن کے ساتھ کِیا تھا، لیکن ممکن ہے کہ خدا کی محبت کو دوسروں پر ظاہر کرنے کے

لئے اُن کو ایسی باتیں بھی کرنا ہوں جو ناپسندیدہ ہوں۔ ایسا کرنے سے وہ مسیح یسوع کے نمونہ اور نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ مسیح نے اِس بارے میں فرمایا، ''...جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے۔'' (یوحنا ۱۵:۱۲۔۱۳)

تھسلنیکیوں کے رہنے والے مسیح کے پیروکار بھی پُراُمید تھے۔ اِس اُمید نے اُن میں صبر و تحمل پیدا کیا، اور جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ اُمید مسیح یسوع کے پیروکاروں کو اِس قابل بناتی ہے کہ وہ نہ صرف صبر و برداشت سے مسیح کے دُنیا میں آنے کا اِنتظار کریں بلکہ دُکھ تکلیف اور مصیبت میں حوصلہ و تسلی بھی بخشتی ہے۔

آج ہم کلیسیا یا چرچ کی عمارت، لوگوں کی تعداد، اُس کے لمبے چوڑے بنک اکاؤنٹ یا بجٹ اور اُس کی سرگرمیوں کو دیکھ کر اُس کے پُراثر ہونے اور کامیابی کا اندازہ لگاتے ہیں۔ مگر کلیسیا یا چرچ کی روحانی ترقی و کامیابی ایسے نہیں ہوتی، بلکہ پولس رسول نے تھسلنیکے کی کلیسیا کو تین بُنیادی اور اہم ترین خوبیوں کے بارے میں بتایا، یعنی ایمان، اُمید اور محبت۔ اگر کوئی چرچ اِن تین خوبیوں سے مالامال ہے تو وہ چرچ کامیاب اور صحت مند ہے خواہ وہ مالی طور پر کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو۔ اور اگر اُس میں یہ تین بُنیادی خوبیاں نہ ہوں تو پھر وہ ممبرز کی تعداد اور لمبے چوڑے بنک اکاؤنٹ کے باوجود ایک غیرمُوثر، نااہل و ناکامیاب چرچ ہو گا۔

اب سوال یہ ہے کہ ایمان، اُمید اور محبت کی بُنیاد و مرکز کیا ہے؟ آیت ۴ سے ۶ میں پولس رسول کہتا ہے، ''اور اَے بھائیو! خدا کے پیارو! ہم کو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو۔ اِس لئے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط لفظی طور پر پہنچی بلکہ قدرت اور رُوح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ بھی چنانچہ تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری خاطر تم میں کیسے بن گئے تھے، اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں رُوح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کر کے ہماری اور خداوند کی مانند بنے۔''

تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکار ایمان میں اِس لئے مضبوط ہو گئے کہ اُنہوں نے اِنجیل کی خوشخبری کو سُنا اور یقین، بھروسہ و اعتقاد کِیا۔ جیسا کہ ایک اَور مقام پر پولس رسول کہتا ہے، ''پس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔'' (رومیوں ۱۰:۱۷)

اب سوال یہ ہے کہ اِنجیل کیا ہے؟ اِنجیل کا مطلب ہے خوشخبری یعنی، ''...مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مُؤا اور دفن ہوا اور تیسرے دِن کتابِ مقدس کے مطابق جی اُٹھا۔'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۳۔۴)

اِنجیل محض لفظوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ تھسلنیکے کے رہنے والے لوگوں نے بذاتِ خود پولس رسول اور اُس کے ساتھیوں کے گہرے اعتقاد کو دیکھا۔ اُنہوں نے اِس لئے اِنجیل کی خوشخبری کا یقین و بھروسہ کِیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جو اِس کی تبلیغ و پرچار کر رہے ہیں اُنہوں نے بھی اِس پر پورا اعتماد و بھروسہ کِیا، اور جب اِنجیل کی خوشخبری پر ایمان لے آئے تو اُنہیں پتہ چل گیا کہ خدا نے

اُنہیں چُن لیا ہے کیونکہ اُنہوں نے بھی وہی خوشی و شادمانی محسوس کی جو صرف رُوح القدس سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اُنہیں خدا کی اُس قدرت و طاقت کا بھرپور احساس ہوا جو ایمان لانے والوں کو نئ زندگی بخشتی ہے، اور اُنہیں اِس قابل بناتی ہے کہ وہ شیطان سے دُور ہو جائیں۔ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ، ''...اگر اُسی کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے جس نے یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا تو جس نے مسیح یسوع کو مُردوں میں جِلایا وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اُس رُوح کے وسیلہ سے زندہ کرے گا جو تم میں بسا ہوا ہے۔'' (رومیوں ۸:۱۱)

اِنجیل کی خوشخبری کو محض سُننا ہی کافی نہیں، ایمان عمل کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسیح یسوع نے فرمایا، ''جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو؟'' (لوقا ۶:۴۶) تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نے نہ صرف اِنجیل کی خوشخبری کو سُنا بلکہ سُن کے اپنے طرزِ زندگی کو تبدیل کر دیا۔ اُنہوں نے پولس رسول اور اُس کے ساتھیوں کی زندگیوں میں مسیح یسوع کی لازوال محبت کو دیکھا، کیونکہ اُنہوں نے اِنجیل کی خوشخبری کا جیتا جاگتا ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا، اِسی لیے وہ اِس قابل ہوئے کہ اُن کی مثال کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کو اُسی سانچے میں ڈھالیں۔ سوال یہ ہے کہ جب ہمیں لوگ دیکھتے ہیں تو اُن کو ہم میں کیا مثالی چیز نظر آتی ہے؟ اگر وہ ہمارے طرزِ زندگی کو اپنانے کی کوشش کریں تو کیا خوشی و شادمانی سے بھرپور زندگی گزار سکیں گے؟ اِس کے برعکس یہ بھی کہ ہمیں کِس قِسم کی مثالی زندگی کی

پیروی کرنی چاہیے؟ کیا ہم اُن کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں جن کی زندگی سے مسیح کی بھرپور محبت و خوشی کی جھلک نظر آتی ہے یا ہم دُنیا کی شان و شوکت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں؟

اکثر اوقات مسیح کے لئے زندگی گزارنا آسان نہیں ہے۔ مسیح یسوع نے اپنے پیروکاروں سے یہ وعدہ کبھی نہیں کِیا کہ اُن کی زندگی تکلیفوں اور مصیبتوں سے خالی ہو گی۔ پولس رسول کہتا ہے کہ تھسلنیکے کے رہنے والے ایمانداروں نے ''بڑی مصیبت'' برداشت کی۔ مگر اِس بڑی مصیبت و تکلیف نے اُن کی خوشی و شادمانی کو تباہ و برباد نہیں کِیا، کیونکہ ابدی خوشی حالات و واقعات کے اثر میں نہیں۔ اِس کی بُنیادی وجہ یہ ہے کہ ابدی خوشی رُوحُ القُدس کے وسیلہ سے ملتی ہے، اور جب کوئی شخص اپنی زندگی مسیح کے سُپرد کر دیتا ہے تو وہ اُسے خدا کی طرف سے رُوحُ القُدس کا تحفہ بخشتا ہے۔ رُوح کے پھلوں میں ایک پھل خوشی ہے۔ اگر ہماری زندگی میں خوشی و شادمانی کی کمی ہو تو ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا ہے کہ کہیں ہمارے اندر مسیح کی رُوح کام کر رہی ہے یا نہیں؟

تیسرا باب

اِیمانداروں کے لئے نمُونہ

(۱۔تھِسّلُنیکیوں ۱:۷-۱۰)

ہم اِس حقیقت کو تسلیم کریں یا نہ کریں، لوگ ہمارے طرزِ زندگی پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اِسی لئے ہم جو کرتے ہیں اور کیسے کرتے ہیں اُس کا لوگوں کی زندگیوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہمارا طرزِ زندگی اُنہیں خدا کے نزدیک بھی لا سکتا ہے اور خدا سے دُور بھی کر سکتا ہے۔

ذرا تھسلنیکے کے رہنے والوں پر ایک نظر ڈالیں۔ کچھ نے زبردست اِذیت و تکلیف اُٹھانے کے باوجود مسیح یسوع کی پیروی کی۔ اُن کے مسیح پر ایمان کے بڑے پُراثر نتائج سامنے آئے۔ پولس رسول اپنے پہلے اِلہامی خط کے پہلے باب کی ۷ سے ۱۰ آیت میں لکھتا ہے، ”یہاں تک کہ مکدنیہ اور اخیہ کے سب ایمانداروں کے لئے نمونہ بنے، کیونکہ تمہارے ہاں سے نہ فقط مکدنیہ اور اخیہ میں خداوند کے کلام کا چرچا پھیلا ہے بلکہ تمہارا ایمان جو خدا پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے کہنے کی کچھ حاجت نہیں۔ اِس لئے کہ وہ آپ ہمارا ذکر کرتے ہیں کہ تمہارے پاس ہمارا آنا کیسا ہُوا اور تم بتوں سے پھر کر خدا کی طرف رجُوع ہوئے تا کہ زندہ اور حقیقی خدا کی بندگی کرو، اور اُس کے بیٹے کے

آسمان پر سے آنے کے مُنتظر رہو، جِسے اُس نے مُردوں میں سے جِلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے۔"

ایک طریقہ جس سے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکار سب ایمانداروں کے سامنے ایک نمونہ بنے یہ تھا کہ اُن سے خداوند کے کلام کا چرچا پھیلا۔ مسیح کے پیروکار اکثر اوقات دوسروں سے اپنے ایمان کا ذکر کرتے ہوئے جھجھک و شرم محسوس کرتے ہیں۔ شائد وہ ڈرتے ہیں کہ کوئی اُن کا تمسخر نہ اُڑائے۔ شائد اُن کو ڈر ہے کہ کوئی اُنہیں اذیت و تکلیف نہ دے۔ دُنیا کے مختلف حِصوں میں مسیح کی پیروی کرنا اور اُس پر اپنے ایمان کا دعویٰ کرنا نہایت خطرناک بات ہے، مگر تھسنیکے کے رہنے والے مسیحیوں نے اِس خطرے کی بالکل پرواہ نہیں کی۔ اُنہوں نے مسیح کو قبول کِیا اور اُس کے پیغام و تعلیم کا اذیت و مصیبت کے باوجود پرچار کِیا۔ اِسی وجہ سے اُن کے ایمان کا پرچار نہ صرف جہاں وہ رہتے تھے بلکہ دُور دُور تک ہوا۔ ہر اُس شخص کو جو سچے دِل سے مسیح کی پیروی کرتا ہے ایسی ہی دلیری اور جرأت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ تھلسنیکے کے رہنے والوں نے اپنے نام کو جلال نہیں بخشا، کیونکہ جس تعلیم کا وہ پرچار کر رہے تھے وہ اُن کی اپنی بھلائی و عظمت کے لئے نہیں تھی، بلکہ وہ خداوند کا کلام تھا جس کا اُن میں سے چرچا پھیلا۔ جب اِنجیل کی خوشخبری پھیلائی جائے تو نہایت ضروری ہے کہ خدا کو جلال و عزت دی جائے نہ کے آدمیوں کو۔

پولس رسول کو اُن کا جواب، ایک اَور طریقہ تھا جس سے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکار ایمانداروں کے لئے نمونہ بنے۔ اُنہوں نے پولس اور اُس کے پیغام کو جس کا اُس نے پرچار کِیا، خوش آمدید کہا۔ کسی بات کو فہم و فراست اور دانشمندی سے قبول کرنا اور ایمان لانا ایک الگ چیز ہے، اور اُس پر عمل کرنا بالکل الگ۔ تھسلنیکے کے رہنے والوں نے اپنے طرزِ زندگی سے یہ ثابت کر دِکھایا کہ اُن کا ایمان خالص ہے، اُن میں بہت شدت سے، نہایت ڈرامائی انداز میں تبدیلی آئی کہ پولس رسول جب اُن کے بارے میں رپورٹ مِلی تو اُس کو اُن کے ایمان کی سچائی پر کوئی شک و شبہ نہ رہا۔ اُن کے ایمان کا پھل جان پہچان والوں کو واضح طور پر نظر آتا تھا۔

ایسی کیا تبدیلی تھی جو وہ لے کر آئے؟ سب سے پہلے اُنہوں نے بُت پرستی کو خیرباد کہا۔ یہ ایسا فعل نہیں تھا جو اُن سے خود ہی سَرزد ہو گیا، یا کسی نے اُنہیں ایسا کرنے پر مجبور کِیا۔ پولس رسول نے جو الفاظ اِستعمال کِئے اُن سے اُس شدید تبدیلی کا اندازہ ہوتا ہے جو اُن کے طرزِ زندگی میں اپنی مرضی سے رُونما ہوئی۔ یہ بہت ہی اہم و ضروری ہے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ وہ مسیحی خاندان میں پیدا ہوئے ہیں لہذا وہ مسیح کے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص مسیح کی پیروی کِئے بغیر مسیحی نہیں بن سکتا۔ مسیحی ہونے کا دعویٰ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنی مرضی سے مسیح کے پیروی کرتے ہیں۔

کسی بھی غلط یا بُرے کام سے باز آ جانا ہی کافی نہیں، بلکہ ہم پر لازم ہے کہ وہ کریں جو صحیح اور اچھا ہے۔ مسیح یسوع نے فرمایا، ''جب ناپاک

رُوح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سُوکھے مقاموں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے، اور جب نہیں پاتی تو کہتی ہے کہ مَیں اپنے اُسی گھر میں لوٹ جاؤں گی جس سے نکلی ہوں، اور آ کر اُسے جھڑا ہوا اور آراستہ پاتی ہے۔ پھر جا کر اَور سات رُوحیں اپنے سے بُری ہمراہ لے آتی ہے اور وہ اُس میں داخل ہو کر وہاں بستی ہیں اور اُس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بھی خراب ہو جاتا ہے۔" (لوقا ۱۱: ۲۴-۲۶)

تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکار نہ صرف بُت پرستی سے باز آئے بلکہ اُنہیں نے اپنے آپ کو زندہ خدا کے سُپرد کر دیا، اور نہ صرف سُپرد کر دیا بلکہ دِل و جان سے اُس کی خدمت و پرچار کا عزم و اِرادہ بھی کِیا۔ اکثر لوگ اپنے ذاتی فائدے یا برکت پانے کے لئے خدا کی طرف رُجوع لاتے ہیں، مگر خدا نعوذباللہ کوئی مشین نہیں ہے جس کو جب چاہا جیسے چاہا اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا۔ ہم اُس کے پاس کچھ لینے کے مقصد سے نہیں بلکہ اُسے دینے یعنی اُس کی خدمت کرنے کی غرض سے آئیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم نہ صرف خدا کی خدمت کریں، بلکہ یہ بھی جاننے کی کوشش کریں کہ جس کی خدمت کر رہے ہیں وہ ہے کون۔ بہت سے جھوٹے خدا ہیں اور خدا کے بارے میں بہت سارے جھوٹے خیالات و تصورات۔ تھسلنیکے کے رہنے والوں نے اپنے آپ کو زندہ خدا کے سُپرد کر دیا۔ وہ اِس قابل ہے کہ ہماری خاطر جو چاہے کرے۔ وہ ہم سے لاتعلق و غافل نہیں بلکہ ہمیں پیار کرتا اور ہماری دیکھ بھال و نگہبانی کرتا ہے۔ خدا سچا و کامل ہے۔ اِس کا صرف یہ مطلب نہیں کہ وہ خالص وحقیقی ہے بلکہ یہ بھی کہ اُس میں جھوٹ

نام کی کوئی چیز نہیں۔ جب کہ یہ سب دُرست ہے تو اگر ہم سے کوئی خدا کے نام پر جھوٹ بولے تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ اُس کا پیغام خدا کی طرف سے نہیں۔

تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نے یہ جان لیا تھا کہ خدا کی خدمت کرنے میں وہ بھی شامل ہے جو اُس نے مسیح یسوع کے بارے میں فرمایا۔ اِس میں بہت ساری باتیں ہیں۔ پولس رسول لکھتا ہے کہ وہ خدا کے بیٹے مسیح یسوع کے آسمان پر سے آنے کے مُنتظِر تھے۔ یہ تصور بہت سے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کہ کیسے ممکن ہے کہ مسیح، خدا کا بیٹا ہے؟ کئی وجوہات کی بِنا پر مسیح، خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔ ایک یہ کہ اُس کا کوئی زمینی باپ نہیں ہے۔ وہ ایک کنواری سے پیدا ہوا۔ اور یہ وجہ بھی ہے کہ مسیح نے خدا کو ہم پر مکمل طور پر ظاہر کِیا۔ پاک کلام میں لکھا ہے کہ، ''وہ اُس کے جلال کا پرتَو اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔'' (عبرانیوں ۱:۳)

اُس کا اِنتظار کرنا یہ حقیقت ثابت کرتا ہے کہ وہ زمین پر دوبارہ آ رہا ہے۔ مسیح کا آسمان پر ہونا یہ واضح کرتا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ہے، اور جب وہ واپس دُنیا میں آئے گا تو خدا کے پاس سے آئے گا۔

ایک اَور بات جو خدا کی طرف رجوع لانے اور اُس خدمت کرنے میں شامل ہے، اُس مسلمہ حقیقت کو تسلیم کرنا ہے کہ خدا نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کِیا، اور کیونکہ خدا نے مسیح کو زندہ کِیا لہذا ہم بھی اِس اُمید پر زندہ رہ

سکتے ہیں کہ خدا اُنہیں بھی جو اُس کی خدمت کرتے ہوئے مَر جائیں گے زندہ کرے گا۔ تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں واضح طور پر اِس حقیقت کا پتہ نہیں تھا، اور پولس اپنے اِس خط میں آگے چل کر اِس بارے میں اُن کے علم کی کمی کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ تعریف کے قابل ہیں کہ جس پر وہ ایمان رکھتے تھے اُس کو سمجھتے بھی تھے۔ اُنہوں نے اپنی کم علمی کو ایمان نہ لانے کا بہانہ نہیں بنایا۔

اُنہوں نے اِس سچائی کو بھی تسلیم کِیا کہ مسیح ہی ہے جو بچاتا اور نجات دیتا ہے۔ ہم سب اپنے گناہوں اور قصوروں کی وجہ سے خدا کی عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ صرف وہ جو خدا کی طرف رجوع لائیں گے اور مسیح کو قبول کر کے خدا کی خدمت کریں گے، خدا کے غضب سے بچ جائیں گے۔ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے، "...کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔" (اعمال ۴:۱۲)

خدا کی عدالت و غضب سے بچنے کے لئے لازم ہے کہ جانیں کہ ہم کیا، اور کِس پر بھروسہ و یقین کرتے ہیں۔ کیا ہم تھسلنیکے کے لوگوں کی طرح اپنے بتوں سے منہ موڑ کر خدا کی طرف آ گئے ہیں؟ کیا ہم نے اُن کی طرح مسیح پر اپنے مکمل ایمان کا اظہار و اقرار کِیا ہے؟

چوتھا باب

خوشخبری کا پرچار کرنے کے اُصُول

(۱۔تِھسّلُنیکیوں ۲:۱۔۶)

پولس رسول کو یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ تھسلنیکے شہر کے رہنے والوں میں اِنجیل کی خوشخبری سُنانے کی ساری محنت خاک میں مِل جائے گی۔ اُس کو شہر سے نکال باہر کِیا گیا اِس سے پہلے کہ وہ مسیح کے پیروکاروں کو ایمان میں پختہ بنائے۔ اُس کا یہ ڈر و فکر اُس وقت کم ہوا جب اُسے اپنے ساتھی تیمتھیس کی طرف سے ایک حوصلہ افزا رپورٹ مِلی کہ اُس کی محنت ضائع نہیں ہوئی۔

تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے پہلے الہامی خط کے دوسرے باب کی پہلی آیت میں لکھتا ہے، ''اَے بھائیو! تم آپ جانتے ہو کہ ہمارا تمہارے پاس آنا بے فائدہ نہ ہوا، بلکہ تم کو معلوم ہی ہے کہ باوجود پیشتر فلپی میں دُکھ اُٹھانے اور بے عزت ہونے کے ہم کو اپنے خدا میں یہ دلیری حاصل ہوئی کہ خدا کی خوشخبری بڑی جانفشانی سے تمہیں سنائیں۔''

اَب ذہن میں ایک دلچسپ سوال اُبھرتا ہے کہ کامیابی کیا ہے اور ناکامی کیا ہے؟ کیا فلپی میں اذیت اُٹھانا اور بے عزتی کروا کے نکالا جانا تبلیغی مشن کی ناکامی تھی؟ کیا تھسلنیکے سے کچھ ہی دیر بعد نکالا جانا ناکامی تھی؟ ہاں، اِنسانی نکتہء نگاہ سے پولس رسول ناکام و فیل ہو چُکا تھا۔ اُس نے خود یہ خدشہ

ظاہر کِیا کہ شائد اُس کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ لیکن ایک اہم سبق ہمیں اِس سے یہ سیکھنا ہے کہ کامیابی اور ناکامی کا اندازہ ظاہری حالت کو دیکھ کر نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ اِس سے کہ کیا ہم نے خدا کی مرضی کو پورا کِیا ہے یا نہیں۔ ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو خدا ہم سے چاہتا ہے ہم وہ ہی کریں اور نتیجہ اُس پر چھوڑ دیں۔ کامیابی کا راز خدا کی مرضی بجا لانے میں ہے، نہ کے اپنی طاقت و قوت اور قابلیت و اہلیت پر بھروسہ کرنے میں۔ غور فرمایئے کہ پولس رسول کیا کہتا ہے، ''ہم کو اپنے خدا میں یہ دلیری حاصل ہوئی کہ خدا کی خوشخبری بڑی جانفشانی سے تمہیں سنائیں۔'' یہ اِس لئے ہوا کہ وہ خدا میں تھا، اور خدا ہی کی طاقت و قوت کے وسیلہ سے اُس میں دلیری پیدا ہوئی۔ محض اپنی طاقت پر بھروسہ کر کے ہمیں ناکامی و مایوسی کا سامنا ہی کرنا پڑے گا۔

پولس رسول نے اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے کے لئے نہ صرف خدا کی طاقت و قوت پر بھروسہ کِیا، بلکہ اُس نے اِس سلسلے میں کچھ اہم ترین اُصولوں کی بھی پابندی کی۔ آیت ۳ سے ٦ میں وہ لکھتا ہے، ''کیونکہ ہماری نصیحت نہ گمراہی سے ہے، نہ ناپاکی سے نہ فریب کے ساتھ۔ بلکہ جیسے خدا نے ہم کو مقبول کر کے خوشخبری ہمارے سُپرد کی ویسے ہی ہم بیان کرتے ہیں۔ آدمیوں کو نہیں بلکہ خدا کو خوش کرنے کے لئے جو ہمارے دِلوں کو آزماتا ہے۔ کیونکہ تم کو معلوم ہی ہے کہ نہ کبھی ہمارے کلام میں خوشامد پائی گئی، نہ لالچ کا پردہ بنا، خدا اِس کا گواہ ہے۔ اور ہم نہ آدمیوں سے عزت چاہتے تھے، نہ تم سے، نہ اَوروں سے...''

پولس رسول لکھتا ہے کہ اُس نے تھسلنیکے کے رہنے والوں کے نام جو اپیل کی وہ گمراہی پر مبنی نہیں تھی۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ کسی بھی قِسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں تھا بلکہ حقیقت کو جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔

کچھ لوگ اِنجیل کی خوشخبری کے نام پر بدنما داغ ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں۔ ایک اور مقام پر پولس رسول اپنے ہی ہموطنوں کے بارے میں کہتا ہے، ''...مَیں اُن کا گواہ ہوں کہ وہ خدا کے بارے میں غیرت تو رکھتے ہیں مگر سمجھ کے ساتھ نہیں۔'' (رومیوں ۱۰:۲)

اِس کے برعکس پولس رسول کا پیغام ناسمجھی اور نادانی پر نہیں بلکہ علم و حکمت پر مبنی تھا۔ اِس سے بھی زیادہ اہم و ضروری یہ کہ اِنجیل کا پیغام بذاتِ خود حقیقت و سچائی پر مشتمل ہے نہ کے غلطی و جھوٹ پر۔ ہر زمانے میں نہ جانے کتنے ہی لوگوں نے اِنجیل کے پیغام کی حقیقت و سچائی کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ہاں وہ کامیاب ہو سکتے تھے اگر کوئی یہ ثابت کر دیتا کہ مسیح یسوع مُردوں میں سے جی نہیں اُٹھا، مگر ایسا کوئی بھی نہ کر سکا اور نہ کر سکے گا کیونکہ حق و سچائی کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہم ناپاکی سے اِنجیل کی خوشخبری کا پرچار و تبلیغ نہ کریں۔ پولس رسول کا کوئی ایسا ذاتی مقصد نہیں تھا جو چھپا ہوا ہو۔ اُس نے اپنے فائدہ کے لئے تبلیغ و پرچار نہیں کِیا بلکہ اُن کے لئے جو اِنجیل کے پیغام کو سُننا چاہتے ہیں۔

پولس رسول اگلا اُصول یہ بیان کرتا ہے کہ اُس نے فریب سے تبلیغ نہیں کی۔ پاک کلام میں لکھا ہے کہ، ''...خدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں...' '(عبرانیوں ۱۸:۶) کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جھوٹ اور فریب سے خدا کی بادشاہت کو پھیلا سکتے ہیں۔ خدا کبھی اُس تصور و خیال کو قبول نہیں کرتا جو اُس کی الٰہی طبیعت و قدرت کے خلاف ہو۔ اِس کی روشنی میں پولس رسول ہمیشہ محتاط رہتا تھا کہ ایمانداری سے لوگوں کو بتائے کہ مسیح کی پیروی کرنے کا نقصان و فائدہ کیا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مسیح کی خاطر دُکھ و اذیت سہنے کے تیار رہتے تھے۔

پولس رسول کہتا ہے کہ، ''جیسے خدا نے ہم کو مقبول کر کے خوشخبری ہمارے سُپرد کی ویسے ہی ہم بیان کرتے ہیں۔'' اِس کا کیا مطلب ہے کہ ہم کو مقبول کر کے خوشخبری ہمارے سُپرد کی؟ خدا کے پاک کلام کے مطابق اِس سے مُراد وہ شخص ہے جو، ''...حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو۔'' (۲۔تیمتھیس ۱۵:۲) دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ شخص مقبول ہے جو پاک کلام کو اپنے مقصد کے لئے توڑ مروڑ کر پیش نہ کرے۔ وہ بڑی احتیاط سے خدا کے کلام کو بالکل ویسے ہی پھیلائے جیسے خدائے بزرگ و برتر نے دیا ہے۔

پولس رسول کہتا ہے کہ وہ آدمیوں کو نہیں بلکہ خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی نہیں بلکہ خدا ہمارے دِلوں کو جانچتا اور پرکھتا ہے، اور اُسی کے سامنے ہم نے جواب دینا ہے۔ اِنجیل کے پیغام کا نچوڑ یہ ہے کہ ہم سب گناہگار ہیں اور خدا کی عدالت میں سزاوار ہیں۔ ہم اِس سزا سے مسیح کی موت، دفن ہونے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے ہی نجات پا

سکتے ہیں۔ اگر ہم آدمیوں کو خوش کریں تو یہ سچائی ہمارے لئے تکلیف کا باعث بن سکتی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اُنہیں پوری سچائی نہ بتائیں یا اِنجیل کے پیغام میں رَد و بدل کر دیں۔ لیکن اگر ہم خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں سچائی کو ویسے ہی پیش کرنا ہے جیسے وہ ہے خواہ لوگوں کو پسند آئے یا نہ آئے۔

خوشامد کو بھی پولس رسول نے ناپسند کِیا ہے۔ خوشامدی شخص دوسروں کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''جھوٹی زبان اُن کا کینہ رکھتی ہے جن کو اُس نے گھایل کِیا ہے، اور چاپلوس منہ تباہی کرتا ہے۔'' (امثال ۲۶:۲۸)

اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے کے سلسلے میں خوشامد کو ناپسند کرنے کے علاوہ پولس رسول نے کبھی بھی لالچ و ہَوس سے کام نہیں لیا۔ روپیہ پیسہ کی حرص و لالچ دِل میں رکھ کے اِنجیل کی خوشخبری نہیں پھیلانی چاہیے، بلکہ ہمیں ہمیشہ مسیح یسوع کی مثال کو سامنے رکھنا چاہیے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''...تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولتمند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تم اُس کی غریبی کے سبب سے دولتمند ہو جاؤ۔'' (۲۔کرنتھیوں ۸:۹) ہمیں چاہیے کہ دوسروں کو رُوحانی دولت دینے کے لئے دُنیاوی دولت کو رد کر دیں۔

ایک اَور اُصول جس کی پولس رسول نے اِنجیل کی خوشخبری پھیلاتے ہوئے پیروی کی یہ تھا کہ اُس نے آدمیوں سے تعریف کروانی پسند نہیں کی۔ اگر کوئی لوگوں سے تعریف چاہتا ہے تو وہ اُنہیں خوش کرنے کے لئے وہ کچھ کہے گا

جو وہ سُننا چاہتے ہیں، اور اگر وہ حقیقت میں لوگوں کی اچھائی و بھلائی چاہتا ہے تو وہ اُنہیں حق و سچائی بتائے گا خواہ کوئی پسند کرے یا نہ کرے۔ ہم سب کو فیصلہ کرنا ہے کہ ہم کِس کو خوش کریں؟ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''اَب مَیں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا خدا کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں؟ اگر اَب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا۔'' (گلتیوں ۱:۱۰)

پانچواں باب

نَومریدوں سے رویہ

(۱۔تھِسّلُنیکیوں ۲:۶۔۱۲)

پوُلس رسول اِنجیل کی خوشخبری پھیلاتے ہوئے بہت ہی محتاط تھا کہ اُس سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس کو وجہ بنا کے لوگ اُس کے کردار و عزت پر الزام تراشی کریں یا کہیں کہ یہ اپنے فائدے کے لئے تبلیغ کر رہا ہے۔ اور اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ تھی کہ وہ خدا کے کلام سے وفادار و ایماندار رہنا چاہتا تھا۔ وہ آدمیوں کی نہیں بلکہ خدا کی خوشنودی چاہتا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ پوُلس رسول کا رویہ و سلوک اُن لوگوں سے کیسا تھا جنہوں نے اِنجیل کی خوشخبری کو قبول کیا؟ اُس نے اُن کے ساتھ کیسا برتاؤ کِیا جو اُس کا پیغام سُن کر مسیح میں شامل ہو گئے؟

تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے پہلے اِلہامی خط کے ۲ باب کی ۶ سے ۱۲ آیت میں پوُلس رسول لکھتا ہے، ''...اگرچہ مسیح کے رسول ہونے کے باعث تم پر بوجھ ڈال سکتے تھے، بلکہ جس طرح ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے اُسی طرح ہم تمہارے درمیان نرمی کے ساتھ رہے۔ اور اُسی طرح ہم تمہارے بہت مُشتاق ہو کر نہ فقط خدا کی خوشخبری بلکہ اپنی جان تک بھی تمہیں دے دینے کو راضی تھے، اِس واسطے کہ تم ہمارے پیارے ہو گئے تھے۔ کیونکہ

اَے بھائیو! تم کو ہماری محنت اور مشقت یاد ہو گی کہ ہم نے تم میں سے کسی پر بوجھ نہ ڈالنے کی غرض سے رات دِن محنت مزدوری کر کے تمہیں خدا کی خوشخبری کی مُنادی کی۔ تم بھی گواہ ہو اور خدا بھی کہ تم سے جو اِیمان لائے ہو ہم کیسی پاکیزگی اور راستبازی اور بے عیبی کے ساتھ پیش آئے۔ چنانچہ تم جانتے ہو کہ جس طرح باپ اپنے بچوں کے ساتھ کرتا ہے اُسی طرح ہم بھی تم میں سے ہر ایک کو نصیحت کرتے اور دِلاسہ دیتے اور سمجھاتے رہے، تاکہ تمہارا چال چلن خدا کے لائق ہو جو تمہیں اپنی بادشاہی اور جلال میں بُلاتا ہے۔''

جب ہم ملازمت کرتے ہیں یا اپنی خدمات کسی کو پیش کرتے ہیں تو ہمیں اُمید ہوتی ہے کہ اِس کا معاوضہ مِلے گا۔ اِسی طرح مذہبی راہنماؤں کے ساتھ بھی ہے، بلکہ یہ ایک الٰہی اُصول ہے۔ پاک کلام میں لکھا ہے کہ، ''...خداوند نے بھی مقرر کِیا ہے کہ خوشخبری سُنانے والے خوشخبری کے وسیلہ سے گذارہ کریں۔'' (۱۔کرنتھیوں ۹:۱۴)

اِس کی روشنی میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ پولس رسول کو حق تھا کہ وہ اِنجیل کا پرچار کرنے کے عوض معاوضہ لے۔ مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اِس کا غلط مطلب نکالے کہ وہ محض پیسہ کمانے کے لئے تبلیغ و پرچار کر رہا ہے، یا یہ کہ وہ صرف ایک نوکری کر رہا ہے نہ کہ الٰہی خدمت و مشن کی تکمیل۔ ایک اَور مقام پر وہ لکھتا ہے، ''...ہم نے اِس اِختیار سے کام نہیں لیا بلکہ ہر چیز کی برداشت کرتے ہیں تاکہ ہمارے باعث مسیح کی خوشخبری میں ہرج نہ ہو۔'' (۱۔کرنتھیوں ۹:۱۲)

اگرچہ پولس رسول کا یہ حق تھا، مگر اُس نے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں پر بوجھ بننا قبول نہ کِیا۔ اِس کے برعکس اُس نے اُن کے ساتھ ایسے سلوک کِیا جیسے ماں اپنے بچوں کی ساتھ کرتی ہے۔ پیار کرنے والی ایک اچھی ماں کی طرح پولس نے نرم دِلی، نگہبانی و حفاظت کے ساتھ اُنہیں پالا اور پرورش کِیا جن کو وہ اِنجیل کی خوشخبری سُناتا تھا۔

ایک ماں کِس بُنیاد پر اپنے بچوں کی نگہداشت و حفاظت کرتی ہے؟ ظاہر ہے محبت و پیار جو اُسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ایسی ہی محبت پولس رسول کو مسیح کے پیروکاروں سے تھی۔ دُنیا کا مال دولت کسی پہ لٹا دینا آسان ہے مگر کسی کو اپنا آپ دے دینا بہت ہی مشکل۔ پولس نے بِنا کوئی پیسہ لئے اِنجیل کی خوشخبری لوگوں کو دی بلکہ وہ اُن کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار تھا۔ ایسا کر کے وہ مسیح یسوع کے نقشِ قدم پر چل رہا تھا، جس نے اپنے بارے میں فرمایا، ”...ابنِ آدم اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فِدیہ میں دے۔“ (متی ۲۰:۲۸)

ایک ماں کا کام آسان نہیں ہوتا۔ وہ سارا دِن محنت مشقت کرتی ہے کہ اپنے خاندان کی ضروریات کو پورا کرے۔ اِسی طرح پولس رسول کہتا ہے کہ اُس نے بھی ایک ماں کی طرح رات دِن تھسلنیکے کے رہنے والوں کے لئے محنت کی ہے، تاکہ وہ اُن پر کسی بھی لحاظ سے بوجھ نہ بنے۔

پولس رسول نے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کی نہ صرف ایک ماں کی طرح پرورش کی بلکہ ایک باپ کی طرح اُن کو سکھایا بھی۔ اچھے

باپ اور اُستاد کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ اُس کی شخصیت دوسروں کے لئے ایک مثال ہوتی ہے۔ اُس کی سیرت و کردار کو دیکھ کر بچے اُس کی مانند بننا چاہتے ہیں۔ وہ کون سی خوبیاں ہیں جن کا پولس رسول نے مظاہرہ کِیا؟ جیسا کہ وہ لکھتا ہے کہ وہ پاک، راستباز اور بے عیب تھا۔ یہ وہ خوبیاں اور صفتیں ہیں جو مسیح یسوع کے کردار و سیرت کا حِصہ ہیں۔ ایک اَور مقام پر پولس لکھتا ہے، ''تم میری مانند بنو جیسا مَیں مسیح کی مانند بنتا ہوں۔'' (۱۔کرنتھیوں ۱:۱۱)

پولس رسول کا یہ کہنا کہ وہ مسیح کی مانند بنتا ہے محض ایک کھوکھلا دعویٰ نہیں تھا، یہ اُس کا اپنے ہی کردار کے بارے میں محض تجزیہ نہیں تھا۔ اپنی سیرت و کردار کے بارے میں بتاتے ہوئے وہ خدا کے ساتھ اور اُن لوگوں کے ساتھ اپنے ذاتی تجربہ کو بیان کرتا ہے جنہیں یہ خط لکھ رہا ہے۔ پولس رسول کا کردار و سیرت کے لحاظ سے مسیح کی مانند بننے کا دعویٰ پرکھ و پہچان کی بھٹی سے گزر کر تکمیل تک پہنچا۔ اَب سوال یہ ہے کہ جب لوگ ہمیں دیکھتے ہیں تو کیا اُنہیں ہم میں مسیح نظر آتا ہے؟ اگر کوئی ہمارے نمونے اور کردار کی پیروی کرے تو کیا وہ مسیح کے قریب آئے گا یا اَور دُور بھاگ جائے گا؟

ایک باپ کی طرح تعلیم دینے سے پتہ چلتا ہے کہ پولس رسول مسیح میں شامل ہونے والے ہر ایک پیروکار کو خاص توجہ دے رہا تھا۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ اُس نے ہر ایک کو اُس کی شخصی ضرورت اور مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیم دی۔ اُس کا طریقۂ کار کیا تھا؟ وہ لکھتا ہے کہ نصیحت کرتا، دِلاسہ دیتا اور سمجھاتا تھا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ پولس نے نہ تو کسی کو دھمکی دی اور نہ ہی

اپنا غصہ یا طیش دِکھایا۔ کچھ باپ ایسے ہوتے ہیں جو بچوں کو ڈرا دھمکا کر اپنی مرضی کے مطابق کام لینا چاہتے ہیں۔ مگر پولُس رسول کا یہ طریقۂ کار نہیں تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زبردستی کر کے کسی سے وقتی طور پر تو کام لیا جا سکتا ہے مگر دِل سے تابعداری نہیں کروائی جا سکتی۔ شائد اُس نے کبھی کسی سے سختی سے بھی کام لیا ہو، خاص طور پر اُن کے ساتھ جنہوں نے جان بوجھ کر گناہ کِیا یا اُس کے اِختیار کو چیلنج کرنے کی کوشش کی، مگر وہ اُن کے ساتھ ہمیشہ نرمی و تحمل سے پیش آیا جو اچھے اور نیک کام کرتے تھے۔ سختی اور بدمزاجی سے کوئی نہ تو سیکھتا ہے اور نہ ہی سُنتا ہے بلکہ اِس سے دِل میں نفرت و کینہ اور باغی سوچ ہی پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے کہ ہم کِس قِسم کے باپ یا اُستاد ہیں؟ کیا ہم بدمزاج اور سختی سے کام لینے والے ہیں؟ کیا ہم دھمکیاں دے کر کام لینے والے ہیں؟ یا ہم پولس رسول کی طرح نرمی و تحمل، محبت و شفقت کا مظاہرہ کرنے والے ہیں؟

سکھانے کا مقصد و اِرادہ اُتنا ہی اہم و ضروری ہے جتنا کہ سکھانے کا طریقۂ کار۔ بہترین اُستاد یا اُس کا سکھانے کا بہترین طریقہ بالکل بے کار ہے اگر جو سکھایا جا چُکا ہے اُس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ پولس رسول کا سکھانے اور تعلیم دینے کا گول یا منزل کیا تھی؟ وہ کیا حاصل کرنا چاہتا تھا؟ یہ کہ مسیح میں شامل ہونے والے ''خدا کے لائق'' زندگی بسر کریں۔ یہ ایک بہت ہی اعلیٰ اُصول ہے جس کی روشنی میں کسی کی مذہبی تعلیم کو دیکھ اور پرکھ سکتے ہیں۔ کیا اِس پر عمل کر

کے کوئی بھی شاگرد یا سیکھنے والا خدا کے نزدیک آ سکتا ہے؟ کیا اِس سے وہ مسیح کی مانند بن جائے گا؟

اَب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم خدا کے لائق زندگی بسر کیوں کریں؟ اِس لئے کہ خدا ہمیں اپنی بادشاہت میں بُلاتا ہے۔ کسی بھی مُلک کا اچھا شہری اپنے اُٹھنے بیٹھنے، بول چال اور سیرت و کردار سے اپنے دیس کی عزت و قدر بڑھائے گا۔ اِسی طرح اگر ہم خدا کے مُلک یعنی بادشاہت کے باشندے ہیں تو ہمارے چال چلن اور طرزِ زندگی سے اُس بادشاہت کا اعلیٰ ترین معیار نظر آنا چاہیے تاکہ ہم اُس کی عزت و قدر کا باعث بنیں۔

خدا ہمیں نہ صرف اپنی بادشاہت میں، بلکہ اپنے آسمانی جلال میں بھی شریک کرتا ہے۔ شائد خدا کی یہ سب سے زیادہ انوکھی صفت ہے۔ مسیح یسوع کے وسیلہ سے وہ نہ صرف ہمیں موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے معافی پائیں بلکہ وہ ہمیں اپنے الٰہی جلال اور قدرت میں بھی شریک کرتا ہے، وہ ہمیں بُلاتا ہے، پکارتا ہے مگر یہ ہم پر ہے کہ اُس کی آواز سُن کر اُسے جواب دیں۔

چھٹا باب

خوشخبری کا جواب

(۱۔تھِسّلُنیکیوں ۲:۱۳۔۱۶)

یہ ممکن ہے کہ تبلیغ کرنے والا خدا کا کلام پوری وفاداری، وضاحت و سچائی سے پیش کرتا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اِس سلسلے میں نرمی، رحمدلی اور پیار سے بھرپور کام لیتا ہو، مگر پھر بھی یقنی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ جن کو تبلیغ کر رہا ہے وہ نجات پا لیں گے۔ نجات کا تعلق نہ صرف مسیح یسوع کی اِنجیل کی خوشخبری کے پرچار سے ہے بلکہ اُس پر کہ سُننے والا خدا کے کلام کو کیسے سُنتا اور عمل کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ تھسلنیکے رہنے والوں نے پولس رسول کی تبلیغ و پرچار کا کیسے جواب دیا؟ اپنے پہلے الہامی خط کے ۲ باب کی ۱۳ سے ۱۶ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''اِس واسطے ہم بھی بِلاناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خدا کا کلام جان کر قبول کِیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے۔ اِس لئے کہ تم اَے بھائیو! خدا کی اُن کلیسیاؤں کی مانند بن گئے جو یہودیہ میں مسیح یسوع میں ہیں، کیونکہ تم نے بھی اپنی قوم والوں سے وہی تکلیفیں اُٹھائیں جو اُنہوں نے یہودیوں سے، جنہوں نے خداوند یسوع کو اور

نبیوں کو مار ڈالا اور ہم کو ستا ستا کر نکال دیا۔ وہ خدا کو پسند نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں، اور وہ ہمیں غیر قوموں کو اُن کی نجات کے لئے کلام سُنانے سے منع کرتے ہیں تاکہ اُن کے گناہوں کا پیمانہ ہمیشہ بھرتا رہے لیکن اُن پر اِنتہا کا غضب آ گیا۔"

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ، "آنکھ اُوجھل، پہاڑ اُوجھل۔" دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہماری عادت ہے کہ ہم ایک بار جن سے الگ ہوتے ہیں اُنہیں بھول جاتے ہیں۔ اِس کے برعکس پولس رسول اپنے خط کے پڑھنے والوں کو یقین دِلاتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ اُن کے لئے بِلاناغہ خدا کا شکر کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پولس کیوں اُن کے لئے بِلاناغہ شکر ادا کر رہا تھا؟ ایک وجہ تو یہ تھی کہ جو پیغام اُس نے اُن کو دیا، اُنہوں نے اُسے خدا کا کلام سمجھ کر قبول کیا۔ خدا کے کلام کو پہچان لینا ہی ضروری نہیں، اُس کی حقیقت کو قبول کرنا اہم و ضروری ہے۔ اور یہ ایک اَور وجہ تھی جس کے لئے وہ تھسلنیکے کے رہنے والوں کا شکرگزار تھا، کیونکہ اُنہوں نے خدا کے پیغام کو قبول کِیا۔ دُنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو خدا کے کلام کے بارے میں جانتے ہیں یا اُنہوں نے اِنجیل کی خوشخبری کو سُن رکھا ہے، مگر قبول نہیں کِیا۔ خدا کے کلام کو صرف سُننا بالکل فضول ہے جب تک کے اُس کو قبول کر کے عمل نہ کِیا جائے۔

تھسلنیکے کے رہنے والوں کے لئے خدا کا شکر ادا کرنے کی اَور وجہ یہ تھی کہ اُن میں خدا کا کلام تاثیر بھی کر رہا تھا۔ اُن کے نزدیک وہ محض کاغذ پر لکھے ہوئے الفاظ نہیں تھے۔ اُس میں اِتنی طاقت تھی کہ لوگوں کے دِلوں کو تبدیل

کر دے۔ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ، ''...خدا کا کلام زندہ اور مُوثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گودے کو جُدا کر کے گذر جاتا ہے، اور دِل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے۔'' (عبرانیوں ۴:۱۲)

اِس کی روشنی میں خدا کے کلام کا اثر ہم میں واضح طور پر نظر آنا چاہیے۔ اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پاک صحائف پر ہمارا ایمان ہے مگر ہمارے اندر کوئی تبدیلی رُونما نہیں ہوتی تو ہمارا ایمان وہ نہیں جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں۔

خدا کے کلام کو ہم اپنے اندر کام کرتے ہوئے کیسے پہچان سکتے ہیں؟ کیا کوئی ثبوت ہے؟ ہاں، وہ ہمارے اندر تابعداری پیدا کرتا ہے۔ جو شخص خدا کے کلام کو قبول کرتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ اُس کے مطابق زندگی بھی بسر کرے، وہ خدا کے نیک اور اچھے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ پولس رسول پہلے باب کی ۶ آیت میں تھسلنیکے کے رہنے والوں کے لئے پہلے ہی کہہ چُکا ہے کہ وہ میری اور مسیح کی مانند چل رہے تھے۔ یہاں وہ کہتا ہے کہ وہ یہودیہ میں خدا کی کلیسیاؤں کی مانند بن گئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہم کِس کی مانند ہیں؟

ایک اَور پہچان اور ثبوت یہ ہے کہ جب خدا کا کلام ہمارے اندر کام کرتا ہے تو ہم سچائی کی خاطر ہر دُکھ تکلیف سہنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکار خدا کی کلیسیاؤں کی مانند بننے کے لئے

تیار ہو گئے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اُن کو بہت اذیت و تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔ جب ہم خدا کے کلام کو قبول کر لیتے ہیں، جب ہم مسیح میں ہوتے ہیں تو ہم اپنے آرام اور جان کی پرواہ کِئے بغیر صحیح اور دُرست کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم مسیح کی خدمت کرنے کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

پَولُس رسول لکھتا ہے کہ کلیسیاؤں کو اذیت اور تکلیف دینے والے یہودی تھے، مگر افسوس کہ اِس طرح کا بیان یہودیوں کے خلاف اپنی نفرت و حقارت پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔ ہمیں بہت محتاط ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم پولس کے کہے ہوئے الفاظ کو غلط رنگ میں پیش نہ کریں۔ مسیح یسوع نے اپنے پیروکاروں کو کہا ہے کہ ہر کسی سے محبت کرو، اپنے دُشمنوں کے لئے دُعا کرو۔ مسیح کے نام پر بہت سی نفرت انگیز باتیں کی گئی ہیں اور کی جاتی ہیں مگر وہ سب مسیح کی تعلیم اور مسیحیت کے خلاف اور برعکس ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ پولس رسول کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ سب یہودیوں کو اذیت و تکلیف دینے والے یا مسیح کے پیروکاروں کے دُشمن کہتا ہے۔ خدا کی کلیسیائیں جو یہودیہ میں تھیں، جن کا ذکر اُس نے کِیا ہے، زیادہ تر یہودیوں پر مشتمل تھیں۔ اِسی طرح اعمال کی کتاب میں لکھا ہے کہ تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے کچھ پیروکار یہودی تھے۔ اِس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ جن یہودیوں کا ذکر پولس رسول کر رہا ہے صرف وہی تھے جنہوں نے مسیح کا اِنکار کِیا تھا۔ یہ وہ یہودی تھے جن کا اِیمان مسیح پر نہیں تھا۔ سارے یہودی ایسے نہیں ہیں جنہوں نے خدا کو ناراض کِیا ہے۔

پولس رسول ایمان نہ لانے والے یہودیوں کے اِس فعل کو گناہ کہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون سا خاص گناہ ہے جو اُن سے سَرزد ہوا؟

نمبر۱، اُنہوں نے خدا کی کلیسیاؤں کو اذیت و تکلیف پہنچائی۔ اِس بارے میں کئی واقعات ایسے ہیں جن کا ذکر اعمال کی کتاب میں ہے۔

نمبر۲، اُنہوں نے خداوند مسیح یسوع کو قتل کِیا۔ اِس بات کو بہانہ بنا کر یہودیوں کے ساتھ غلط رویہ رکھنے سے پہلے ہمیں یہ سوچ لینا چاہیے کہ مسیح کو قتل کرنے کا سارا قصور و جرم صرف یہودیوں کا نہیں تھا، بلکہ سب گناہگار خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل اور ذات پات سے کیوں نہیں، مسیح کے قتل میں شریک ہیں۔ کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط اُس کے ۱۵ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہے، ''...مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مُوَا۔''

نمبر۳، اُنہوں نے نبیوں کو مار ڈالا۔ مگر پولس اُن کو نبیوں کی موت کا براۂ راست ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہا کیونکہ وہ اُن کی پیدائش سے پہلے ہی مر گئے تھے۔ لیکن وہ اِس طرح سے مجرم و قصوروار بنتے ہیں کہ اُن کا سلوک و رویہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اُن کا جنہوں نے نبیوں کو قتل کِیا تھا۔

نمبر۴، اُنہوں نے پولس اور اُس کے ساتھیوں کو بھی ستا ستا کے نکال دیا۔

نمبر۵، وہ خدا کے رسولوں کو خدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے سے رُوک رہے تھے، اور یہی وہ فعل تھا جو خدا کو قطعی ناپسند تھا۔

نمبر۶، اُنہوں نے اُن لوگوں کی بھی مخالفت کی جو اِنجیل کا نجات بخش پیغام سُننا چاہتے تھے۔

گناہ کے نتائج گناہگار کی زندگی پر اپنا اثر ضرور ڈالتے ہیں۔ پولُس رسول کہتا ہے کہ یہ لوگ گناہ کرنے میں حد سے زیادہ آگے نکل چکے تھے۔ خدا بہت رحمدل، صبر و محبت کرنے والا ہے، لیکن ہمیں اِس بارے میں کسی بھی قِسم کی غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے۔ جیسا کہ پولُس رسول لکھتا ہے، ''...کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟ ہرگز نہیں...'' (رومیوں ۶:۱)

خدا کے فضل کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں، نہ کہ گناہ پر گناہ کرتے جائیں۔ اور اگر ہم اِنتہا پر پہنچ جائیں گے تو خدا کا قہر و غضب ہم پر نازل ہو گا۔ پولُس رسول جو زبان یہاں اِستعمال کر رہا ہے، اِس سے مُراد یہ نہیں کہ وہ اُس مصیبت و تکلیف کا ذکر کر رہا ہے جس کا سامنا یہ گناہگار پہلے ہی کر چکے تھے، وہ اُس مصیبت و تکلیف کی وضاحت نہیں کرتا۔ مگر اِس خط کے لکھنے کے کچھ ہی سال بعد رُومیوں نے یہودی قوم کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے یروشلیم میں خدا کی عبادت گاہ یعنی ہیکل کو بھی نیست و نابود کر دیا۔ اور اگر ہم نے اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی تو ہم بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

ساتواں باب

تھِسّلُنیکیوں کے لئے پَولُسؔ کی فکرمندی

(۱۔تھِسّلُنیکیوں ۲:۱۷۔۳:۵)

جب ہم کسی کو پیار کرتے یا کسی کیلئے فکرمند ہوتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں اُس کے قریب رہیں۔ پولس رسول کے تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے کچھ ایسے ہی جذبات اور احساسات تھے۔ جس طرح اُنھوں نے اِنجیل کی خوشخبری کو قبول کِیا، اُس کے لئے وہ اُن کا دِل سے مشکور تھا۔ مگر بدقسمتی سے پولس کو اذیت و تکلیف کی وجہ سے زبردستی شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اِس لئے وہ مسیح میں شامل ہونے والے نئے پیروکاروں کو مزید تعلیم نہ دے سکا۔ ظاہری بات ہے کہ وہ اُن کے لئے فکرمند تھا کہ کیا اُن میں اِتنی ہمت و طاقت ہے کہ وہ تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کر سکیں؟

تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے پہلے اِلہامی خط کے ۲ باب کی ۱۷ سے ۳ باب کی ۵ آیت تک وہ لکھتا ہے، ''اَے بھائیو! جب ہم تھوڑے عرصہ کے لئے ظاہر میں نہ کہ دِل سے تم سے جُدا ہو گئے تو ہم نے کمال آرزو سے تمہاری صُورت دیکھنے کی اَور بھی زیادہ کوشش کی۔ اِس واسطے ہم نے (یعنی مجھ پولس نے) ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ تمہارے پاس آنا چاہا مگر شیطان نے ہمیں رُوکے رکھا۔ بھلا ہماری اُمید اور خوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟

کیا وہ ہمارے خداوند یسوع کے سامنے اُس کے آنے کے وقت تم ہی نہ ہو گے؟ ہمارا جلال اور خوشی تم ہی تو ہو۔ اِس واسطے جب ہم زیادہ برداشت نہ کر سکے تو اتھینے میں اکیلے رہ جانا منظور کِیا، اور ہم نے تیمتھیس کو جو ہمارا بھائی اور مسیح کی خوشخبری میں خدا کا خادم ہے اِس لئے بھیجا کہ وہ تمہیں مضبوط کرے اور تمہارے اِیمان کے بارے میں تمہیں نصیحت کرے کہ اِن مُصیبتوں کے سبب سے کوئی نہ گھبرائے کیونکہ تم آپ جانتے ہو کہ ہم اِن ہی کے لئے مُقرر ہوئے ہیں۔''

کلامِ مقدس کا یہ بیان پڑھ کر ذہن میں ایک دلچسپ سوال اُبھرتا ہے۔ پولس رسول لکھتا ہے کہ شیطان نے اُسے تھسلنیکے میں مسیح کے پیروکاروں کے پاس جانے سے رُوکا۔ کیا شیطان کی اِتنی طاقت ہے کہ وہ خدا کے منصوبے اور اِرادے میں رکاوٹ ڈال سکے؟ اگرچہ شیطان اِس قابل ہے کہ وہ حالات و واقعات میں تبدیلی لا سکے، مگر اُس میں اِتنی طاقت و قدرت نہیں کہ خدا کے کام کو رُوک سکے۔ شیطان چاہتا ہے کہ خدا کے منصوبے اور ارادے کو تباہ و برباد کر دے، لیکن اُس کے سارے شیطانی حربوں کا اُلٹا اثر ہوتا ہے، بلکہ خدا اُن کو اپنے کام کی ترقی کے لئے اِستعمال کرتا ہے۔ سالوں بعد پولس رسول نے ایمانداروں کی ایک اَور جماعت کو یوں لکھا، ''...اَے بھائیو! میں چاہتا ہوں کہ تم جان لو کہ جو مجھ پر گذرا وہ خوشخبری کی ترقی کا باعث ہُوا۔'' (فلپیوں ۱:۱۲)

یہاں ہمارے لئے ایک اہم سبق ہے کہ خواہ ہمارے حالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں، ہمیں ہمت نہیں ہارنا چاہیے۔ خدا مسلسل کام کرتا رہتا ہے، یہ

الگ بات ہے کہ ہمیں نظر آئے یا نہ آئے۔ وہ خراب ترین حالات کو بھی اپنے مقصد و ارادے کو پورا کرنے کے لئے اِستعمال کر سکتا ہے۔

کلامِ پاک کے بیان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ شیطان نے پولس رسول کو تھسلنیکے جانے کے لئے کیسے رُوکا مگر اعمال کی کتاب سے کچھ نہ کچھ پتہ ضرور چلتا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ جب پولس کو شہر سے نکالا گیا تو یاسون اور دوسرے ایمانداروں کو مجبوراً اُس کے حق میں ضمانت دینی پڑی۔ ممکن ہے کہ یہ اِس بات کی یقین دہانی ہو کہ پولس پھر کبھی واپس نہیں آئے گا، اور اگر ایسا ہی تھا تو اُس کا واپس آنا ایمانداروں کے لئے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ قانونی طور پر مصیبت میں ڈال دیتا۔

پولس رسول تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو کہتا ہے کہ وہ اُس کی خوشی اور جلال ہیں۔ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شیخی مار کے اپنے آپ کو بڑا بنا رہا ہے کہ اُس نے کتنے لوگوں کو مسیح میں شامل کِیا ہے اور اُن کی وجہ سے اُس کی عزت و احترام میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ ایک اَور مقام پر وہ لکھتا ہے، ”لیکن خدا نہ کرے کہ مَیں کسی چیز پر فخر کروں سِوا اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دُنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور مَیں دُنیا کے اعتبار سے۔“ (گلتیوں ۶:۱۴)

تھسلنیکے کے رہنے والے ایمانداروں کو جلال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مسیح کا نام اُن کے وسیلہ سے روشن ہوا اور اُن کے وسیلہ سے جلال کو پہنچا۔ اُن کا خدا سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو گیا تھا، اور اُن کا پولس سے محبت و پیار والا رشتہ

جس نے اُس کو خوشی دی، اور اگر وہ سب خدا سے دُور ہو جاتے تو اُس کی خوشی بھی جاتی رہتی۔

قدرتی بات تھی کہ پولس رسول کو اُن کی فکر تھی کہ کہیں یہ اذیت و تکلیف کے ڈر سے ایمان سے پِھر ہی نہ جائیں، اور یہی وجہ تھی کہ وہ تھسلنیکے جانے کے لئے بے چین و بے قرار تھا۔ اور جب اُس کو وہاں جانے سے رُوک دیا گیا تو اُس نے اپنے ساتھی تیمتھیس کو بھیجا کہ اُن کو تقویت و حوصلہ دے۔ اِس سے کلیسیا یا چرچ کے لیڈر یا راہنما کی بُنیادی اور مرکزی ذمہ داری کا پتہ چلتا ہے کہ وہ ایمانداروں کو تقویت و حوصلہ دینے کے لئے کتنا بے چین و بے قرار ہے تاکہ مصیبتوں اور تکلیفوں کو برداشت کر سکیں۔

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی پر مصیبت یا تکلیف آئی ہے تو ضرور اُس نے کوئی ایسا غلط کام کِیا ہے جس کی خدا اُسے غصہ میں آ کر سزا دے رہا ہے۔ اِسی طرح وہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ خدا کے کام کرتے یا خدا کو خوش رکھتے ہیں اُن پر کوئی مصیبت یا تکلیف نہیں آئے گی۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں پر تکلیف و مصیبت اور آزمائش آئے گی۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے جیسی مسیح یسوع نے کہی کہ، ”جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مُبارک ہو گے۔“ (متی ۵:۱۱-۱۲)

اِب سوال یہ ہے کہ خدا اپنے لوگوں پر آزمائشیں اور تکلیفیں کیوں آنے دیتا ہے؟ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''...بلکہ مصیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مُصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔'' (رومیوں ۵:۳-۴)

عام سوچ کے برعکس آزمائشیں خدا کا پیار ظاہر کرتی ہیں۔ دوسری طرف شیطان اُن کو ہماری تباہی و بربادی کے لئے، مگر خدا اُنہیں مسیح کے پیروکاروں کی مدد و راہنمائی اور رُوحانی ترقی و کامیابی کے لئے اِستعمال کرتا ہے۔ مصیبتوں، تکلیفوں اور آزئشوں کو دیکھ کر ہمارا ردِعمل کیا ہونا چاہیے؟ کیا ہم خدا کے اَور زیادہ قریب آتے ہیں یا ہم شیطان کو موقع دیتے ہیں کہ وہ ہمیں خدا سے بالکل دُور کر دے؟

اگر خدا اور شیطان دونوں مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں سے ہمیں اپنے تحت کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم کیسے دونوں کی آواز میں فرق محسوس کریں کہ یہ خدا کی طرف سے یا شیطان کی طرف سے؟ پولس رسول ہمیں ایک بہت ہی ضروری اور اہم طریقہ بتاتا ہے۔ اُس کو فکر تھی کہ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکار مصیبتوں اور آزمائشوں میں گِر سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنا ہے کہ آزمائشیں خدا کی طرف سے ہرگز نہیں آتیں، جیسا کہ اِنجیل مقدس میں یعقوب کے عام خط میں لکھا ہے، ''جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمائش خدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔'' (یعقوب ۱:۱۳) لہذا اگر ہم کسی مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے بدی کرنے کی آزمائش میں گِرتے ہیں تو ہمیں یہ یقین و بھروسہ ہونا

چاہیے کہ شیطان ہمیں آزما رہا ہے۔ اور جب ہمیں پکا یقین ہو جائے گا کہ یہ شیطان ہی ہے تو ہم آزمائش کو پَرے پھینک کر خدا کے اَور قریب آ سکتے ہیں۔

آٹھواں باب

تھِسّلُنیکیوں کے بارے خوشخبری

(ا۔تھِسّلُنیکیوں ۳:۶۔۱۳)

ہمیں کون سی چیز خوشی دیتی ہے؟ ہمیں کِس چیز سے حوصلہ و تسلی ملتی ہے؟ پولس رسول کے نزدیک یہ خبر خوشی و حوصلے کا باعث تھی کہ جن کو اُس نے مسیح کی خوشخبری سُنائی وہ اپنے ایمان میں چٹان کی طرح مضبوط ہیں۔

پولس کو تھوڑے ہی عرصہ میں تھسلنیکے سے باہر نکال دیا گیا، اور شیطان اُس کے واپس جانے میں رکاوٹ بن گیا۔ اُس کو فکر تھی کہ نئے نئے مسیح میں شامل ہونے والے ایماندار مصیبت و آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم نہیں رہیں گے، اور ہمت ہار کر مسیح کا اِنکار کر دیں گے۔ جب کہ وہ خود وہاں نہیں جا سکتا تھا لہذا اُس نے اپنے ساتھی تیمتھیس کو تھلسنیکے بھیجا تاکہ کلیسیا کی حالت کے بارے میں خبر دے۔ پولس رسول اپنے پہلے اِلہامی خط کے ۳ باب کی ۶ سے ۱۳ آیت میں لکھتا ہے، ”مگر اَب جو تیمتھیس نے تمہارے پاس سے ہمارے پاس آ کر تمہارے ایمان اور محبت کی اور اِس بات کی خوشخبری دی کہ تم ہمارا ذکرِ خیر ہمیشہ کرتے ہو اور ہمارے دیکھنے کے ایسے مشتاق ہو جیسے کہ ہم تمہارے۔ اِس لئے اَے بھائیو! ہم نے اپنی ساری اِحتیاج اور مُصیبت میں تمہارے ایمان کے سبب سے تمہارے بارے میں تسلی پائی۔ کیونکہ اَب اگر تم

خداوند میں قائم ہو تو ہم زندہ ہیں۔ تمہارے باعث اپنے خدا کے سامنے ہمیں جس قدر خوشی حاصل ہے اُس کے بدلے میں کِس طرح تمہاری بابت خدا کا شکر ادا کریں؟ ہم رات دِن بہت ہی دُعا کرتے رہتے ہیں کہ تمہاری صورت دیکھیں اور تمہارے اِیمان کی کمی پوری کریں۔ اب ہمارا خُدا اور باپ خُود اور ہمارا خُداوند یِسُوع تُمہاری طرف ہماری رہبری کرے۔ اور خُداوند اَیسا کرے کہ جِس طرح ہم کو تُم سے محبت ہے اُسی طرح تُمہاری محبت بھی آپس میں اور سب آدمیوں کے ساتھ زیادہ ہو اور بڑھے تا کہ وہ تُمہارے دِلوں کو اَیسا مضبُوط کر دے کہ جب ہمارا خُداوند یِسُوع اپنے سب مُقدسوں کے ساتھ آئے تو وہ ہمارے خُدا اور باپ کے سامنے پاکیزگی میں بے عَیب ٹھہریں“

تیمتھیس تھسلنیکے سے جو رپورٹ لے کر آیا اُس سے پولس رسول کو کافی حوصلہ وتسلی مِلی۔ وہ اِس کو خوشخبری کہتا ہے۔ وہ اِس کے خوشخبری ہونے کی دو وجوہات بیان کرتا ہے۔ ایک وجہ اُن کا مضبوط اِیمان تھا۔ اذیت و تکلیف سہنے کے باوجود وہ اپنے ایمان میں ثابت قدم رہے، اُن کے ایمان کو کوئی چیز ہلا نہ سکی۔ تیمتھیس کی رپورٹ نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ اُن کا ایمان مضبوط تو تھا مگر مکمل، ٹھوس اور جامع نہ تھا۔ ابھی تک وہ ایمان کی اُس گہرائی تک نہ پہنچے تھے جہاں تک اُن کو پہنچنا چاہیے تھا۔ اور اِس کی توقع بھی تھی کیونکہ پولس رسول کو کچھ ہی عرصہ بعد شہر سے زبردستی نکال دیا گیا تھا، اِس لئے اُس کو تعلیم دینے کا اِتنا موقع نہ مِل سکا۔ یہ ایک وجہ تھی کہ وہ تھسلنیکے جانے کے لئے بے چین تھا، تا کہ اُن کے ایمان کی کمی پوری کرے۔

ایک اَور خوشخبری جو تیمتھیس وہاں سے لے کر آیا، اُن کی وہ محبت تھی جو وہ ایک دوسرے کے لئے رکھتے تھے۔ اور اِس محبت کا اِظہار وہ پولس کا ذکرِ خیر کر کے اور اُس کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کو یاد کر کے کرتے تھے۔ اگرچہ پولس رسول کی اُن کے درمیان خدمت و پرچار کی وجہ سے وہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں پھنس گئے، مگر پھر بھی وہ اُس کے شکرگزار تھے کہ اُن کی وجہ سے اُن کو اِنجیل کی خوشخبری مِلی۔ اِسی لئے وہ اَب تک اُس کو اچھے لفظوں سے یاد کرتے تھے اور اُس کو ملنے کے لئے بے چین و بے قرار رہتے تھے۔

جب پولس نے تھسلنیکے کے رہنے والے ایمانداروں کے بارے میں یہ باتیں سُنیں تو اُس کو بہت تسلی و حوصلہ مِلا۔ اگرچہ وہ خود پریشانی، مصیبت و تکلیف سے گزر رہا تھا، مگر پھر بھی وہ اُن کے مضبوط ایمان اور محبت کو دیکھ کر خوش ہوا اور خدا کا شکر ادا کرنے لگا، کہ جو کام اُس نے اُن میں شروع کِیا تھا، ضائع نہیں گیا، بلکہ پھل لایا۔

پولس رسول تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے ایمان اور محبت کو دیکھ کر بہت خوش ہوا، اور خدا کا شکر کرنے لگا۔ مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ اُن کی اُمید کا ذکر نہیں کرتا۔ یہ سچ ہے کہ پہلے باب کی ۳ آیت میں پولس لکھتا ہے کہ اُن کی مسیح پر پوری اُمید تھی، مگر تیمتھیس نے اپنی رپورٹ میں اُن کی اِس اُمید کا ذکر نہیں کِیا۔ مسیح کے پیروکار کے کردار میں تین خوبیاں نمایاں ہونی چاہیے یعنی ایمان، اُمید اور محبت۔ مثال کے طور پر پاک کلام میں لکھا ہے کہ، ''...بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِس لئے کہ خدا کے پاس

آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔'' (عبرانیوں ۱۱:٦)

ایک اَور مقام پر لکھا ہے، ''...مسیح کو خداوند جان کر اپنے دِلوں میں مُقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری اُمید کی وجہ دریافت کرے اُس کو جواب دینے کے لئے ہر وقت مستعِد رہو...'' (۱۔پطرس ۳:۱۵)

مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، ''مَیں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔'' (یوحنا ۱۳: ۳۴۔۳۵)

اگر ایسا ہی ہے تو پولس رسول نے تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کی اُن کی اُمید کے بارے میں تعریف کیوں نہ کی؟ اِس اِلہامی خط کے ۴ باب میں وہ اُس وجہ کا ذکر کرتا ہے۔ وہ مسیح کے اِس دُنیا میں واپس آنے اور اِیمانداروں کی موت کے بارے میں سخت غلط فہمی کا شکار تھے۔ اگرچہ وہ ایمان رکھتے تھے کہ مسیح دُنیا میں واپس آئے گا اور اپنے پیروکاروں کو آسمان پر اُٹھا لے جائے گا، مگر اُن کو یہ غلط فہمی تھی کہ صرف وہی ایماندار آسمان پر جا کر آسمانی برکات سے لطف اندوز ہوں گے جو مسیح کی آمد تک زندہ ہوں گے۔ اُن کی سمجھ میں یہ بات نہیں تھی کہ جو مسیح میں مَر گئے ہیں وہ زندہ اُٹھا لئے جائیں گے اور اپنے خداوند کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔ اگر یہ بیان اور اِس کی وضاحت دُرست ہے تو یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں کہ تھسلنیکے کے رہنے

والوں کی اُمید اِتنی کم کیوں تھی۔ جیسا کہ پولس رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، ''اگر ہم صرف اِسی زندگی میں مسیح میں اُمید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زیادہ بدنصیب ہیں۔'' (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۱۹) اپنے خط کے آخر میں پولس ایمانداروں کی اِس غلط فہمی کو دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پولس رسول اپنے خط کے اِس حصے کو دُعاؤں کے ساتھ ختم کرتا ہے۔ وہ دُعا کرتا ہے کہ خدا یہ ممکن بنائے کہ تھسلنیکے میں رہنے والے ایمانداروں کے پاس دوبارہ جا سکے۔ اِس کے علاوہ وہ یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ ایمانداروں کی محبت صرف آپس میں ہی نہیں، ہر کسی کے ساتھ بڑھتی چلی جائے۔ مسیح کے پیروکاروں کو نہ صرف آپس میں محبت رکھنی چاہیے، بلکہ اُن کی محبت مسیح پر ایمان نہ لانے والوں کے ساتھ بھی ہونی چاہیے۔

پولس رسول یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ ایماندار خدا کے سامنے پاک اور بے داغ رہیں۔ اِس کے لئے عمل و فعل ضروری ہے۔ اِس کا ذکر وہ اپنے اگلے باب میں کرتا ہے۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ وہ پاکیزہ اور بے داغ ہونے کو دِلوں کی مضبوطی سے وابستہ کرتا ہے۔ بائبل میں جب لفظ دِل اِستعمال کِیا جاتا ہے تو اِس کا مطلب عام طور پر جسم کا وہ حصہ نہیں ہوتا جو خون کی گردش کو قائم رکھتا ہے بلکہ ایک اخلاقی سوچ جو ہماری مرضی و ارادے پر مبنی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ پولس رسول تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے دُعا کرتا ہے کہ وہ نہ صرف نیکی و بھلائی کے کام کریں گے بلکہ اُن کا مقصد و ارادہ بھی پاکیزہ و بے داغ ہو گا۔ وہ نیکی و بھلائی کے کام صرف اِس وجہ سے

نہیں کریں گے کہ اُن کو کرنے کا حُکم دیا گیا ہے بلکہ وہ خود چاہیں گے۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ اس بیان میں پاکیزگی کا تعلق محبت سے جوڑا گیا ہے۔ یہ ایک نہائت اہم بات ہے جس کی بُنیاد پر ہم اپنے فعل و عمل کی جانچ پڑتال کر سکتے ہیں۔ دُنیا نے لفظ محبت کو اپنی ہَوس و لالچ اور ہر قِسم کی شیطانی حرکتوں کی وجہ سے اپنے اعلیٰ و افضل مقام سے گِرا دیا ہے۔ لیکن سچا اور حقیقی پیار و محبت اِنسان کو ہمیشہ پاکیزگی و راستبازی کی طرف لے کر جائے گا، اور اگر ایسا نہیں کرتا تو یہ محبت و پیار نہیں۔

نواں باب

پاکیزہ طرزِ زندگی

(ا۔تِھسّلُنیکیوں ۴:ا۔۸)

پاکیزہ اور بے داغ زندگی بسر کرنے سے کیا مُراد ہے؟ تھسلنیکیوں میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے پہلے اِلہامی خط میں پولس رسول کہتا ہے کہ پاکیزگی دِل سے شروع ہوتی ہے۔ اِس سے اُس کا مطلب جسم کا وہ حِصہ نہیں جو خون کو گردش میں لاتا ہے بلکہ وہ رُوحانی طبیعت ہے جس میں ہماری مرضی اور اِرادہ شامل ہوتا ہے۔

یہ مسیح یسوع کے فرمان کے عین مطابق ہے، ''...جو کچھ آدمی میں سے نکلتا ہے وہی اُس کو ناپاک کرتا ہے کیونکہ اندر سے یعنی آدمی کے دِل سے بُرے خیال نکلتے ہیں، حرامکاریاں، چوریاں، خونریزیاں، زناکاریاں، لالچ، بدیاں، مکر، شہوت پرستی، بدنظری، بدگوئی، شیخی، بیوقوفی، یہ سب بُری باتیں اندر سے نکل کر آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔'' (مرقس ۷:۲۰۔۲۳)

اِسی طرح اگر ہمارے دِل پاک و بے داغ ہوں تو اِس سے روز مرہ زندگی گزارنے کے لئے ہمارے عمل و فعل پر مُثبت اَثرات مرتب ہوں گے۔ ۴ باب کی ا سے ۸ آیت میں پولس رسول کہتا ہے، ''غرض اَے بھائیو! ہم تم سے درخواست کرتے ہیں اور خداوند یسوع میں تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ جس طرح

تم نے ہم سے مناسب چال چلنے اور خدا کو خوش کرنے کی تعلیم پائی اور جس طرح تم چلتے بھی ہو، اُسی طرح اَور ترقی کرتے جاؤ۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ ہم نے تم کو خداوند یسوع کی طرف سے کیا کیا حکم پہنچائے۔ چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرامکاری سے بچے رہو، اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے، نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ اِس اَمر میں زیادتی اور دغا نہ کرے کیونکہ خداوند اِن سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے، چنانچہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے جتا دیا تھا، اِس لئے کہ خدا نے ہم کو ناپاکی کے لئے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لئے بُلایا۔ پس جو نہیں مانتا وہ آدمی کو نہیں بلکہ خدا کو نہیں مانتا جو تم کو اپنا پاک رُوح دیتا ہے۔"

پولس رسول تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ خدا کو خوش کرنے کے لئے کِس طرح زندگی بسر کریں۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کو سب ہی قِسم کا طرزِ زندگی پسند نہیں۔ آج کل بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اہم و ضروری نہیں کہ کوئی کیسے زندگی گزارے، وہ کہتے ہیں کہ ہر طرح کا طرزِ زندگی بالکل جائز و صحیح ہے۔ مگر یہ بات خدا کے ہاں قابلِ قبول نہیں ہے، کیونکہ یا تو ہم اپنے طرزِ زندگی سے خدا کو خوش کریں یا ناراض۔

پولس رسول کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اُنہیں بتایا جائے کہ خدا کو کیا پسند ہے۔ درحقیقت یہ کلیسیا یعنی چرچ کے راہنماؤں کی ایک اہم ترین ذمہ داری ہے۔ مثال کے طور پر

پولُس نے اپنے ساتھی تیمتھیس کو لکھا کہ، ''...تُو ایمانداروں کے لئے کلام کرنے اور چال چلن اور محبت اور ایمان اور پاکیزگی میں نمونہ بن۔'' (۱۔تیمتھیس ۴:۱۲)

ایک اَور مقام پر پاک کلام میں لکھا ہے، ''تم میں دانا اور فہیم کون ہے؟ جو ایسا ہو وہ اپنے کاموں کو نیک چال چلن کے وسیلہ سے اُس حِلم کے ساتھ ظاہر کرے جو حکمت سے پیدا ہوتا ہے۔'' (یعقوب ۳:۱۳)

پولُس رسول زور دیتے ہوئے کہتا ہے کہ خدا کو ہم صرف وقتی طور پر خوش نہیں کر سکتے بلکہ ہمیں ہر وقت اُس کی خوشنودی چاہیے، اور روز بروز اِس میں اَور بھی ترقی کرنی چاہیے۔ جوں جوں ہم خدا، اور اُس کو خوش کرنے کے بارے میں سیکھتے ہیں، توں توں ہماری سوچ اور رویہ اُس کے معیار کے مطابق ڈھلتا چلا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہماری سوچ و رویہ کا معیار خدا سے ہے، یہ محض کسی آدمی نے خود سے ایجاد نہیں کِیا۔ پولُس رسول اپنا کوئی ذاتی ضابطۂ اخلاق کسی پر مُسلط نہیں کرنا چاہتا بلکہ اُس نے مسیح کے اختیار سے ہدایات دیں۔ اور جب ہم پولُس رسول کی ہدایت کو جو اُس نے یہاں دی ہے رَد کرتے ہیں تو ہم حقیقت میں اُسے رَد نہیں کر رہے ہوتے بلکہ مسیح کا اِنکار کرتے ہیں جس نے اُسے ہدایات دیں کہ ہم تک پہنچائے۔

اَب سوال یہ ہے کہ کوئی خدا کو خوش کرنے کے لئے کیسے زندگی گزارے؟ اِس سوال کا جواب پولُس رسول کے اِس بیان میں ہے کہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ ہم پاک ہوں۔ جو لفظ پولُس یہاں اِستعمال کرتا ہے اُس کا بُنیادی مطلب ہے ''الگ کر دینا۔'' دوسرے لفظوں میں یہ کہ جو پاک کِیا گیا

ہے وہ خدا کے کام و مقصد کو پورا کرنے کے لئے الگ کر دیا گیا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ ہر اُس فعل و عمل سے باز رہے جس سے خدا کی پاکیزگی پر دھبہ لگے، اور اِس سلسلے میں وہ مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کرتا ہے کہ جیسے حرامکاری۔ آج کی طرح یہ اُن دِنوں بھی ایک اخلاقی مسئلہ تھا۔ پولس رسول چار وجوہات بیان کرتا ہے جن کی بِنا پر مسیح کے پیروکار کو شہوت پرستی کے گناہ سے دُور رہنا چاہیے۔ پہلی بات تو یہ کہ جو خدا کو نہیں جانتے وہ اپنی جنسی پیاس بجھانے کے لئے اِس گھناؤنے فعل میں شریک ہوتے ہیں۔ پطرس رسول اِس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے، ''اِس واسطے کہ غیر قوموں کی مرضی کے مُوافق کام کرنے اور شہوت پرستی، بُری خواہشوں، مَے خواری، ناچ رنگ، نشہ بازی اور مکرُوہ بُت پرستی میں جس قدر ہم نے پہلے وقت گذارا وہی بہت ہے۔'' (۱۔پطرس ۴:۳)

خدا کو نہ ماننے والے کے برعکس، پولس رسول مسیح کے پیروکار کے طرزِ زندگی کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو پاتا اور پرہیزگاری سے کام لیتا ہے۔ وہ اِسی ہدایت کو ۵ باب کی ۸ آیت میں پھر دہراتا ہے۔ گلتیوں کے نام خط میں رُوح کے پھلوں کا ذکر ہے اُن میں سے ایک پرہیزگاری ہے۔ تو پھر اگر کوئی شخص پرہیزگار نہیں تو اُس میں خدا کی رُوح ہرگز نہیں۔

شہوت پرستی کے گناہ سے بچنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ دوسرے ایماندار ساتھیوں کے ساتھ دھوکا اور فریب ہے۔ اِس کا اثر کئی طرح سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ چاہے ہم دوسرے ایماندار کو اِس میں شامل نہ کریں، اِس قِسم کا گناہ

پھر بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم چھپ کر گناہ کرتے ہیں تو ہم جھوٹ کی زندگی گزار رہے ہیں، اور جب ایک دِن ہمارا گناہ کھل کر سامنے آئے گا تو ہمارے ساتھی ایماندار ہماری ناپائدار اور نامناسب طرزِ زندگی کو دیکھ کر ٹھوکر کھائیں گے اور اُن کا ایمان کمزور پڑ سکتا ہے۔ اِس کے برعکس اگر ہم کھلم کھلا گناہ کریں تو ہم لوگوں کے سامنے ایک غلط نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ پولس رسول ۳ باب کی ۱۲ آیت میں پہلے ہی یہ دُعا کر چُکا ہے کہ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کی آپس میں محبت اور زیادہ بڑھے۔ شہوت پرستی محبت کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، نہ کہ قائم و دائم رکھتی ہے۔

شہوت پرستی کے گناہ سے بچنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ جو لوگ یہ غلط کام کرتے ہیں اُن کو خدا سزا دے گا۔ مگر سزا کے خوف کو سامنے رکھ کر گناہ نہ کرنا ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہیے، بلکہ محبت وہ اعلیٰ ترین مقصد ہو جس کی بُنیاد پر ہم گناہ سے باز رہیں۔ پھر بھی بہتر ہے کہ ہم سزا کے خوف کی وجہ سے ہی شہوت پرستی سے باز رہیں، نہ کے مسلسل گناہ پہ گناہ کرتے رہیں۔

شہوت پرستی کے گناہ سے بچنے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم پاک اور بے عیب زندگی بسر کریں۔ خدا پاک ہے، اور اگر ہم اُسے خوش کرنا چاہتے ہیں اور اُس کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی پاک ہونا پڑے گا۔ پطرس رسول لکھتا ہے، ”...جس طرح تمہارا بُلانے والا پاک ہے اُسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو۔“ (۱-پطرس ۱:۱۵)

پاک اور بے عیب زندگی بسر کرنے کے لئے پولس رسول نے جو ہدایات دی ہیں اُن کو رَد کرنے کا کیا انجام ہو گا؟ وہ بالکل صاف اور واضح طور پر کہتا ہے کہ اِس تعلیم کو رَد کرنے کا مطلب درحقیقت خدا کو رَد کرنا ہے۔ یہ تعلیم پولس رسول نے دوسروں پر زبردستی مسلط کرنے کے لئے خود سے نہیں گھڑی اور نہ ہی ایجاد کی ہے، بلکہ یہ ہدایات خدا کی طرف سے ہیں۔ پولس رسول کو تعلیم دینے کا یہ اختیار مسیح یسوع کی طرف سے مِلا ہے۔ اِس بیان کی روشنی میں ہم جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں لازمی ایک فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم خدا کی ہدایات کی تابعداری کرتے ہوئے شہوت پرستی سے باز رہیں اور ایک پاک اور بے عیب زندگی گزاریں یا خدا کو رَد کر دیں؟

دسواں باب

برادرانہ محبت

(ا۔تِھسّلُنیکیوں ۴:۹۔۱۲)

ہماری پہچان کیا ہے؟ اگر کوئی ہماری شخصیت کے بارے میں اپنی رائے دے تو کیا کہے گا؟ مسیح کے پیروکار کے کردار و سیرت کی ایک خوبی ایسی ہونی چاہیے جس سے لوگ اُس کو پہچان سکیں، اور وہ خوبی ہے محبت۔ مسیح یسوع نے فرمایا، ''اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔'' (یوحنا۱۳:۳۵)

جس محبت کی بات مسیح کر رہا ہے، وہی ہے جو خدا ہم سے رکھتا ہے۔ یہ کسی بھی قِسم کی شرط اور خود غرضی سے پاک محبت ہے، جو کسی بھی شخص کے لئے ہے خواہ اُس کا رویہ و سلوک کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ ایسی محبت کو کسی بدلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اِس قِسم کی محبت ایک فیصلہ کا نتیجہ ہے نہ کہ محض چاہت کے احساسات۔ اگرچہ خدا کو گناہ سے نفرت ہے، مگر اُس کی لازوال محبت نے مسیح یسوع کو صلیب پر قربان کر دیا تاکہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو، اور ہم ہمیشہ کیلئے نجات پائیں۔ بالکل ایسی ہی محبت مسیح کے پیروکاروں کو نہ صرف غیر مسیحی لوگوں سے بلکہ اپنے ستانے والوں سے بھی ہمدردی و رحم کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

مگر ایک اَور طرح کی محبت بھی ہے جس کا مظاہرہ مسیح کے پیروکاروں کو کرنا چاہیے۔ یہ بالکل ایسی ہی محبت ہے جو ایک خاندان کے افراد کو ایک دوسرے سے ہوتی ہے۔ ایسی محبت و چاہت کے احساس کی بُنیاد و مرکز خاندانی رشتہ ہوتا ہے۔ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے پہلے الہامی خط کے ۴ باب کی آیت ۹ سے ۱۲ میں پولس رسول لکھتا ہے، ''مگر برادرانہ محبت کی بابت تمہیں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ تم آپس میں محبت کرنے کی خدا سے تعلیم پا چکے ہو، اور مَکدنیہ کے سب بھائیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہو۔ لیکن اے بھائیو! ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ ترقی کرتے جاؤ، اور جس طرح ہم نے تم کو حکم دیا چپ چاپ رہنے اور اپنا کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنے کی ہمت کرو، تاکہ باہر والوں کے ساتھ شایستگی سے برتاؤ کرو اور کسی چیز کے مُحتاج نہ ہو۔''

پولس رسول کہتا ہے کہ اُسے برادرانہ محبت کے بارے میں لکھنے کی ضرورت نہیں، اور اِس کی وجہ یہ کہ مسیح کے پیروکاروں کو خدا نے پہلے ہی محبت کے بارے میں سکھا دیا ہے۔ جب کوئی خدا کی محبت کا تجربہ حاصل کر لیتا ہے تو پھر یہ قدرتی بات ہے کہ وہ دوسروں سے محبت کرے گا۔ اِس کا ایک اَور پہلو بھی ہے۔ جب کوئی مسیح کا پیروکار بن جاتا ہے تو وہ خدا کے خاندان کا ایک فرد یا ممبر بن جاتا ہے۔ مسیح کے پیروکاروں میں شامل ہونے والوں اور خدا کے درمیان رشتہ و تعلق اِتنا گہرا ہے کہ وہ اُنہیں بچے کہتا ہے۔ اور اگر مسیح کا پیروکار خدا کے بچوں کی طرح ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ مسیح کے دوسرے پیروکاروں

کا بھائی بہن ہوا۔ ایک ہی خاندان کے افراد کا ایک دوسرے سے محبت کرنا قدرتی بات ہے۔ اِس مسلمہ سچائی کو بیان کرنے کے لئے یوحنا رسول لکھتا ہے، ''جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی محبت رکھتا ہے۔'' (۱۔یوحنا ۵:۱)

خدا کے ساتھ ہمارے تعلق و رشتہ کو پرکھنے و جانچنے کا یہ ایک اہم ٹیسٹ یا امتحان ہے۔ یوحنا رسول لکھتا ہے، ''اگر کوئی کہے کہ مَیں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جِسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جِسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا۔'' (۱۔یوحنا ۴:۲۰)

تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نے اِس امتحان کو پاس کر لیا۔ اُنہوں نے نہ صرف اپنی مقامی کلیسیا میں ایک دوسرے کو بھائی بہن کی حیثیت سے محبت و پیار کِیا، بلکہ پولس رسول کہتا ہے کہ اُنہوں نے مَکدونیہ کے سارے صوبے میں اپنی محبت کا مظاہرہ کِیا۔ اِس کے باوجود کہ اُنہوں نے محبت کی، مگر پھر بھی اَور ترقی کرنے کی گنجائش باقی تھی۔ کوئی حد سے زیادہ محبت نہیں کر سکتا۔ اِسی لئے پولس رسول اُنہیں پُرزور نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنی محبت میں اِضافہ کریں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ محبت کرنے سے ایسا ممکن ہے۔ ہم جن چیزوں کو بار بار کرتے ہیں اُن میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پطرس رسول لکھتا ہے، ''...تم اپنی طرف سے کمال کوشش کرکے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت، اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر

اور صبر پر دینداری، اور دینداری پر برادرانہ اُلفت، اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھاؤ۔ کیونکہ اگر یہ باتیں تم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تم کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے پہچاننے میں بیکار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی۔ اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں وہ اندھا ہے اور کوتاہ نظر، اور اپنے پہلے گناہوں کے دھوئے جانے کو بھولے بیٹھا ہے۔'' (۲۔پطرس ۱:۵۔۹)

محبت اپنا اِظہار کیسے کرتی ہے؟ محبت کی جھلک ہمارے طرزِ زندگی سے نظر آتی ہے۔ پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو کہتا ہے کہ وہ چپ چاپ رہنے کی ہمت کریں۔ شائد اِس کا زیادہ بہتر ترجمہ یہ ہو گا کہ ''خاموش رہنے کی کوشش کریں۔'' مسیح کے دُنیا میں آنے کے بارے میں خدا نے یسعیاہ نبی کی معرفت فرمایا، ''دیکھو میرا خادم جس کو مَیں سنبھالتا ہوں، میرا برگزیدہ جس سے میرا دِل خوش ہے، مَیں نے اپنی رُوح اُس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ وہ نہ چِلائے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازاروں میں اُس کی آواز سُنائی دے گی۔'' (یسعیاہ ۴۲:۱۔۲)

اگر ہم مسیح کی پیروی کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا ہمیں اُس کے نمونے پر چل کر سیاسی اور سماجی احتجاج، بدامنی و بدنظمی سے دُور نہیں رہنا چاہیے؟

پولس رسول کے مطابق ایک اَور ذریعہ جس سے ہم اپنی محبت کا اِظہار کر سکتے ہیں یہ ہے کہ اپنی ملازمت یا بزنس کے دوران ہمارا رویہ و سلوک کیسا ہوتا ہے۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم اپنے کام سے کام رکھیں، اور نہ صرف روزی کمانے کیلئے کوئی مناسب و معقول کام کریں بلکہ دوسروں کے معاملات میں

دخل اندازی کرنے کی کوشش نہ کریں۔ دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنے میں اُن کی ہتک و بے عزتی ہے۔ مگر اِس قِسم کے رویے کی مسیحیت میں کوئی گنجائش نہیں۔ سب کام جب خدا کے جلال کے لئے کِئے جائیں تو خدا کو پسند و قبول ہوتے ہیں۔ ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا کوئی شرم و بے عزتی کی بات نہیں۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''جو کام کرو جی سے کرو، یہ جان کر کہ خداوند کے لئے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لئے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ خداوند کی طرف سے اِس کے بدلے میں تم کو مِیراث مِلے گی۔ تم خداوند مسیح کی خدمت کرتے ہو۔'' (کلسیوں ۳:۲۳۔۲۴)

اِس طرح زندگی بسر کرنے سے دو نتائج نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ جو مسیح کے پیروکار نہیں، وہ مسیح کے پیروکاروں کو کیسے دیکھتے ہیں۔ جب ہم لاپرواہی اور ڈھیلے پن سے کام کرتے ہیں تو دیکھنے والوں کے دِل میں ہماری عزت و قدر نہیں رہتی۔ اگر مسیح کا پیروکار وہ کام جو اُس کے سُپرد کِیا گیا ہے پوری دیانتداری سے نہیں کرتا تو اِس کا اثر مسیح پر پڑتا ہے جس کو اپنا خداوند کہتا ہے۔ اِس کے برعکس اگر مسیحی اپنے بزنس کے معاملات میں عزت و بھروسہ کے قابل ہے اور مسیح کی مانند رویہ و سلوک رکھتا ہے تو وہ غیر مسیحی لوگ دِل سے اُس کا احترام کریں گے۔

کام کے بارے میں پولس رسول کی ہدایات کا دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ اِس سے ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کا موقع مِلے گا۔ مسیح کے پیروکار ایک خاندان کی طرح ہیں۔ اُن کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور

ضرورت میں ایک دوسرے کے کام آئیں۔ شائد ایسے بھی ہوں جو اِس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں اور اِسی موقع کی تلاش میں رہیں کہ دوسرے اُن کی دُنیاوی ضروریات کو پورا کریں۔ لیکن مسیح کا سچا پیروکار کسی سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کرے گا، بلکہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے اپنی ضرورت پوری کرے گا، نہ کہ دوسروں کے ہاتھوں کی طرف دیکھے گا کہ اُس کو دیں۔

گیارھواں باب

مسیح کا آسمان سے اُترنا (پہلا حصہ)

(ا۔تھِسلُنیکیوں ۴: ۱۳۔۱۸)

اکثر لوگوں کے لئے موت نہ صرف ایک صدمہ اور غم ہے بلکہ ایک معمہ اور راز بھی ہے۔ اُنہیں خوف ہوتا ہے کہ نہ جانے موت کے بعد کیا ہو گا۔ اُن کو کوئی یقین و بھروسہ نہیں ہوتا کہ اُن کی زندگی سے خدا خوش ہو گا یا نہیں۔ الٰہی سزا کا ایک ڈر اُن کے دِل و دماغ پر چھایا رہتا ہے، اور اُنہیں یہ اُمید و یقین نہیں ہوتا کہ وہ اپنے عزیزوں کو کبھی دیکھ سکیں گے یا نہیں۔

تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکار بھی موت کے بارے کافی پریشان و فکرمند تھے۔ اُن کا مسیح پر ایمان بہت مضبوط تھا۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ مسیح ایک دِن دُنیا میں دوبارہ آئیں گے، اور وہ اِس آس و اُمید پر زندگی گزار رہے تھے کہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہیں گے۔ مگر اُن کا کیا حال ہو گا جو مسیح کی دوبارہ آمد سے پہلے ہی مَر گئے؟ کیا وہ ہمیشہ کے لئے چلے گئے؟ کیا ایماندار مسیحی بھائی اپنے اُن بھائیوں کو پھر دیکھ سکیں گے جو موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں؟ پولس رسول اِس بارے میں اپنے الہامی خط کے ۴ باب کی ۱۳ سے ۱۸ آیت میں کہتا ہے، ''اَے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں اُن کی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اَوروں کی مانند جو نااُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب

ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مَر گیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مُقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہَوا میں خداوند کا اِستقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔"

جب ہمارے عزیز رشتے دار یا دوست موت کی نیند سو جاتے ہیں تو قدرتی بات ہے کہ ہم افسردہ و غمگین ہو جاتے ہیں۔ غیر مسیحی لوگ اِس لئے غمگین ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک موت، اُن کے رشتے داروں اور اُن کے درمیان ایک ہمیشہ رہنے والی جُدائی ہے۔ لیکن اِس کے برعکس مسیح کے پیروکاروں کے نزدیک کسی رشتے دار کی موت کا غم، اُمید میں بدل جاتا ہے۔ اِس اُمید کی بُنیاد و مرکز کیا ہے؟ اِس کی بُنیاد و مرکز یہ ہے کہ مسیح یسوع خود مُردوں میں سے جی اٹھے۔ اگر مسیح صرف آسمان پر اُٹھا لئے جاتے تو یہ تجربہ ہمارے دِلوں پر کبھی اثر نہ کرتا، اور نہ ہمارا اِس سے کوئی تعلق واسطہ ہوتا۔ اور اگر مسیح یسوع صرف عام موت مَر جاتے تو یہ صدمہ اور غم، اُن لاکھوں کروڑوں ہی کی طرح ہوتا جو موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ مگر مسیح نہ صرف مَر گئے بلکہ مَرکر مُردوں

میں سے جی بھی اُٹھے، اور ہمیں یقین و بھروسہ ہونا چاہیے کہ جو اُنہوں نے فرمایا بالکل سچ ہے کہ ایک دِن سب جو موت کی نیند سو گئے ہیں، جی اُٹھیں گے۔ جو اُنہوں نے کہا اُس کو پورا بھی کر دِکھایا، وہ ہمارے سامنے زندہ ثبوت ہیں۔

نہ صرف مُردے جی اُٹھیں گے، بلکہ ہمارے ساتھ یہ وعدہ بھی ہے کہ مسیح آسمان سے دوبارہ زمین پر آئیں گے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر اُٹھا لیا گیا، اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اُس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے، تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، اَے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اِسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔'' (اعمال ۱:۹-۱۱)

مسیح کے مُردوں میں جی اُٹھنے اور آسمان سے واپس دُنیا میں آنے کی اہمیت کیا ہے؟ پولس رسول اپنے الہامی خط کے پڑھنے والوں کو ۳ باب کی ۱۳ آیت میں یقین دلاتے ہوئے کہتا ہے کہ خداوند یسوع اپنے مقدسوں کے ساتھ آئے گا۔ اَب سوال یہ ہے کہ یہ مقدس کون ہیں؟ ۴ باب کی ۱۴ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے کہ یہ پیروکار ہیں جو اُس کی دُنیا میں آمد سے پہلے مر گئے ہیں۔ یہ ایک وجہ ہے کہ وہ پاکیزہ و مقدس رہنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دُنیا میں پاک زندگی بسر کی، اور جو مرنے سے پہلے مقدس کِئے گئے، وہ مسیح کے ساتھ دوبارہ دُنیا میں آئیں گے۔

پولس رسول یہ بھی لکھتا ہے کہ جب مسیح یسوع دُنیا میں آئیں گے تو جو اُن کے ساتھ مَر گئے، اُن کے ساتھ مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے جب کہ پولس کہتا ہے کہ وہ مسیح کی دوبارہ دُنیا میں آمد پر اُس کے ساتھ ہوں گے؟ بِلاشک و شبہ دونوں بیانات بالکل دُرست ہیں۔ مگر ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ شائد اُن کی رُوحیں جو مسیح میں مَر گئے ہیں، اُس کے ساتھ ہوں گی، اور پھر اُن کے بدن زندہ ہو جائیں گے۔ اِس طرح اُن کی رُوحیں جو مَر گئے نئے بدن میں پھر سے واپس آ جائیں گی۔ یہ نیا بدن نہ تو گلے سڑے گا اور نہ ہی کبھی نیست و نابود ہو گا۔ پولس رسول اِس بارے میں لکھتا ہے کہ مسیح یسوع نے اِس بارے میں خود وعدہ کِیا ہے کہ جو مسیح میں مَریں گے پہلے جی بھی اُٹھیں گے، اور جو اُس کی آمد پر زندہ ہوں گے، وہ مسیح اور جی اُٹھنے والوں مقدسوں کے ساتھ مِل جائیں گے۔

اَب سوال یہ ہے کہ مسیح کی آمد کیسے ہو گی؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بڑی خاموشی سے آئیں گے۔ دُنیا کو اُن کی آمد کا پتہ نہ چلے گا، ہاں اُس وقت دُنیا جان لے گی جب اُن کے پیروکار ساتھ نہ رہیں گے۔ یہ تصور بالکل غلط ہے۔ پولس رسول واضح طور پر کہتا ہے کہ مسیح کی مرضی بالکل صاف ہے اور اِس میں کسی بھی قِسم کی غلطی کی گنجائش نہیں۔ ایک وجہ جس کی بِنا پر غلطی کی قطعی گنجائش نہیں یہ ہے کہ آسمان پر ایک للکار یا ایک حکم نامہ جاری ہو گا۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ حکم کیا ہو گا۔ شائد یہ مُردوں کے لئے ایک حکم ہو کہ وہ اُٹھ کھڑے

ہوں۔ شائد یہ موت پر فتح کا گیت ہو جیسا کہ لکھا ہے، ''اَے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اَے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۵)

شائد یہ ساری بنی نوع اِنسان کے لئے عدالت کی سزا کا حکم نامہ ہو گا۔ شائد یہ کائنات کو تباہ و برباد کرنے کا حکم ہو گا۔ اِس آسمانی للکار اور حکم نامے کے ساتھ مُقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ آئے گی۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ اِن سب باتوں کا مطلب کیا ہے۔ ہم حقیقت کو اُسی وقت پورے طور پر جانیں گے جب ایسا ہو گا۔ سوال یہ ہے کہ مسیح کے آمد کے لئے تیار ہوں گے؟

مسیح کی دوبارہ دُنیا میں آمد کا مقصد و نتیجہ کیا ہو گا؟ مُردوں کے جی اُٹھنے کے علاوہ پولس رسول دو اَور نتائج کا ذکر کرتا ہے جو مسیح کی آمد پر واضح ہوں گے۔ پہلا یہ کہ اُس کے پیروکار اور دوسرے مقدس لوگ مُردوں میں سے جی اُٹھ کر اُس سے ملیں گے۔ کیونکہ ہمارے زمینی یا دُنیاوی بدن کے ساتھ ایسا کرنا ناممکن ہے اِس لئے مسیح کے پیروکاروں کو نیا بدن دیا جائے گا۔ ایک اَور مقام پر پولس کہتا ہے، ''دیکھو مَیں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے، اور یہ ایک دم میں، ایک پل میں، پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا، کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیرفانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۱۔۵۲)

پولس رسول کے مطابق دوسرا نتیجہ یہ کہ مسیح کے پیروکار مسیح کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔ مسیح یسوع نے فرمایا، ''میرے باپ (یعنی خدا) کے گھر میں

بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو مَیں تم سے کہہ دیتا کیونکہ مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو۔‘‘ (یوحنا ۱۴:۲۔۳)

اپنے مَرے ہوئے عزیز رشتے داروں کے ساتھ پھر سے ملنا، نیا بدن، خداوند مسیح کے ساتھ ہمیشہ رہنا، اِن انوکھے اور عجیب وعدوں کی بِنا پر پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو کہتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تسلی دیا کریں۔ لیکن یہ رُوحانی وعدے صرف اُن کے لئے ہیں جو مسیح میں شامل ہیں۔ کیا آپ مسیح میں شامل ہیں؟ کیا آپ اُس کے پیروکار ہیں؟

بارھواں باب

مسیح کا آسمان سے اُترنا (دُوسرا حصہ)

(١۔تِھسّلُنیکیوں ٥:١۔١١)

پاک صحائف میں کِئے گئے وعدوں میں ایک وعدہ یہ ہے کہ ایک دِن مسیح یسوع دُنیا میں واپس آئیں گے۔ اُن کی آمد پر مُردے جی اُٹھیں گے اور اُن کے پیروکار اُن کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔

ظاہری بات ہے کہ لوگ جاننا چاہیں گے کہ یہ سب کب ہو گا۔ تاریخ میں مسیح کی دُنیا میں دوبارہ آمد کے بارے میں طرح طرح کے خیالات اور تصورات ذہن میں اُبھرتے رہے ہیں، اور بہت سی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ لیکن مسیح کی آمد کے صحیح وقت اور دِن کے بارے میں اِن خیالات و تصورات نے بدقسمتی سے دو مسئلے کھڑے کر دیئے ہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح بہت جلد آ جائیں گے، اِس لئے وہ روزمرہ زندگی کے کام چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ اَب کام کیوں کریں جبکہ مسیح کسی لمحے آنے والا ہے۔ کئی ایک تو اپنی نوکریاں بھی چھوڑ دیتے ہیں اور دُنیا سے کنارہ کشی اِختیار کر لیتے ہیں۔ دوسری طرف کیونکہ مسیح کی دُنیا میں آمد کا وعدہ کافی عرصہ پہلے کِیا گیا تھا اور پورا ہونے میں بہت وقت گزر گیا ہے، اور اُن کی آمد کے بارے میں بہت ساری پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی ہیں، لہذا اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نہیں آئیں گے۔

جیسا کہ پطرس رسول پاک کلام میں لکھتا ہے، ''...اخیر دِنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے مُوافق چلیں گے، اور کہیں گے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں اُس وقت سے اَب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شروع میں تھا۔'' (۲۔پطرس ۳:۳۔۴)

مسیح کی دُنیا میں دوبارہ آمد کے بارے میں یہ دونوں غلط تصورات ختم ہو جائیں اگر لوگ اِنجیلِ مقدس کا مطالعہ کریں۔ تھسلنیکیوں کے نام اپنے پہلے الہامی خط کے ۵ باب کی ۱ سے ۱۱ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''مگر اَے بھائیو! اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ وقتوں اور موقعوں کی بابت تم کو کچھ لکھا جائے، اِس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دِن اِس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔ جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے، اُس وقت اُن پر اِس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی جس طرح حامِلہ کو درد لگتے ہیں اور وہ ہرگز نہ بچیں گے۔ لیکن تم اَے بھائیو! تاریکی میں نہیں ہو کہ وہ دِن چور کی طرح تم پر آ پڑے، کیونکہ تم سب نور کے فرزند اور دِن کے فرزند ہو۔ ہم نہ رات کے ہیں اور نہ تاریکی کے۔ پس اَوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں۔ کیونکہ جو سوتے ہیں رات ہی کو سوتے ہیں، اور جو متوالے ہوتے ہیں رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں۔ مگر ہم جو دِن کے ہیں ایمان اور محبت کا بکتر لگا کر اور نجات کی اُمید کا خود پہن کر ہوشیار رہیں۔ کیونکہ خدا نے ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اِس لئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خداوند

یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصل کریں۔ وہ ہماری خاطر اِس لئے مُواؑ کہ ہم جاگتے ہوں یا سوتے ہوں سب مِل کر اُسی کے ساتھ جیئیں۔ پس تم ایک دوسرے کو تسلی دو اور ایک دوسرے کی ترقی کا باعث بنو۔ چنانچہ تم ایسا کرتے بھی ہو۔"

مسیح کے دوبارہ دُنیا میں آنے کا صحیح وقت اور دِن بتانا فضول ہے، کیونکہ اُنہوں نے خود اِس بارے میں فرمایا، "...اُس دِن یا اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا، نہ آسمان کے فرشتے، نہ بیٹا مگر باپ۔" (مرقس ۱۳:۳۲)

پولس رسول نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے ہم مسیح کی آمد کے بارے میں دو باتیں جان سکے ہیں۔ پہلی یہ کہ اُن کی آمد غیرمتوقع یا اچانک ہو گی۔ پولس مسیح کی تعلیم کا اشارہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اُن کی دُنیا میں آمد ایسے ہی ہو گی جیسے رات کو چور آتا ہے۔ جس طرح لوگ چور کو آتا دیکھ نہیں سکتے، اُن کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ کب آ موجود ہوتا ہے، اِسی طرح مسیح کا دُنیا میں آنا بھی ہو گا۔

دوسری بات یہ کہ لوگ اپنے آپ کو بہت محفوظ سمجھیں گے۔ وہ خوشی محسوس کر رہے ہوں گے کہ ہر طرف سلامتی اور امن ہے۔ مگر اُن کو کچھ پتہ نہیں ہو گا کہ اُن کے سَر پر ایسی تباہی و بربادی منڈلا رہی ہے جس سے وہ کبھی بچ نہیں سکتے۔

پولس رسول کے اِس بیان سے ایک اَور بات کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ مسیح کے دُنیا میں دوبارہ آنے کے وقت اور دِن کی اِتنی اہمیت نہیں، جتنی

اِس بات کی کہ کیا ہم اُن کے اِستقبال کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ مسیح رات کو چور کی طرح آئیں گے، مگر پولس کہتا ہے کہ مسیح کے پیروکار تاریکی میں نہیں ہیں۔ اِس سے پولس کا کیا مطلب ہے؟ تاریکی اور رات کو پولس رسول نے بُرائی اور گناہ سے تشبیہ دی ہے۔ ایک اَور مقام پر وہ تاریکی کے فعل وعمل یا اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے، ''ناچ رنگ اور نشہ بازی... زناکاری اور شہوت پرستی... جھگڑے اور حسد...'' (رومیوں ۱۳:۱۳)

اِس کے برعکس پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو، ''نور کے فرزند اور دِن کے فرزند'' کہتا ہے (۱۔تھِسلُنیکیوں ۵:۵)۔ اور ایک اَور مقام پر پولس رسول وضاحت کرتا ہے، ''کیونکہ تم پہلے تاریکی تھے مگر اَب خداوند میں نور ہو۔ پس نور کے فرزندوں کی طرح چلو (اِس لئے کہ نور کا پھل ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی ہے)'' (افسیوں ۵:۸۔۹)

تاریکی میں رہنے والوں کا نہ صرف طرزِ زندگی بُرا ہوتا ہے بلکہ وہ سُوئے بھی ہوتے ہیں (۱۔تھِسلُنیکیوں ۵:۶)۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ اپنی رُوحانی حالت سے بھی بے خبر ہوتے ہیں اور مسیح کی دُنیا میں آمد سے بھی لاپرواہ و بیگانہ ہوتے ہیں۔ اِس کے برعکس مسیح کے پیروکاروں کو اپنے نفس پر قابو ہوتا ہے، اور وہ جاگتے اور ہوشیار رہتے ہیں۔ پولس رسول جو زبان یہاں اِستعمال کرتا ہے اُس سے ایک سپاہی کی تصویر ذہن میں اُبھرتی ہے جو جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ مگر مسیح کا پیروکار دُنیا کے ہتھیاروں، گولہ بارود سے لڑائی نہیں کرتا بلکہ اُس کا ہتھیار ایمان، اُمید اور محبت ہیں۔ پہلے باب کی ۳ آیت میں پولس رسول

اپنے الہامی خط کے پڑھنے والوں کے بارے میں کہہ چکا ہے کہ یہ تمام اوصاف و خوبیاں اُن میں ہیں۔ مگر یہاں وہ کہتا ہے کہ وہ ایمان، اُمید اور محبت کا بکتر لگا کر اور ہتھیار باندھ کر جاگتے اور ہوشیار رہیں۔ پاک کلام میں ایک اَور مقام پر اِن ہتھیاروں کو ''روشنی کے ہتھیار'' کہا گیا ہے۔ (رومیوں ۱۳:۱۲)

جب مسیح کا پیروکار اپنے آپ کو روشنی کے ہتھیاروں سے باندھ لیتا ہے تو اندھیرے میں بیٹھ کر تاریکی کے ہتھیار چلانے والوں کے سارے حملے پسپا کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر پاک کلام میں لکھا ہے کہ ایمان کی سِپر لگا کر، ''...تم اُس شریر کے سب جلتے ہوئے تیروں کو بُجھا سکو۔'' (افسیوں ۶:۱۶)

اِس بیان میں ہمیں ایک اَور بات بھی نمایاں نظر آتی ہے کہ تاریکی میں رہنے والوں کا طرزِ زندگی روشنی میں رہنے والوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اِس لئے جب مسیح دُنیا میں آئے گا تو تاریکی اور روشنی میں رہنے والوں کے ساتھ جو کچھ ہو گا اُس میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ جو تاریکی میں ہیں اُن پر خدا کا غضب ہو گا، اور جو روشنی میں ہیں وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصل کریں گے (۱۔تھِسّلُنیکیوں ۵:۹)۔

اَب سوال یہ ہے کہ مسیح کے وسیلہ سے نجات کیسے اور کیوں ہو گی؟ پولس رسول اِس کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ مسیح ہماری خاطر صلیب پر قربان ہو گیا۔ کیونکہ اُس نے اپنی مرضی سے ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کر دی ہے، لہٰذا جو مسیح میں ہیں اُن کو خدا ایسے دیکھتا ہے کہ جیسے اُنہوں نے کبھی گناہ کِیا ہی نہیں۔ مسیح کا پیروکار مسیح کی آمد کے وقت جسمانی طور پر زندہ ہو یا مَر گیا ہو،

وہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہے گا۔ یہ اُس وعدے کے سبب سے ہے کہ جو مسیح میں ہیں، وہ اُمید میں زندگی گزار سکتے ہیں۔ جب بھی ایک مسیحی کا کوئی عزیز رشتے دار مَر جاتا ہے، جب بھی وہ دُنیا کے غموں کا بھاری بوجھ محسوس کرتا ہے تو وہ ایک دوسرے کو ہمیشہ یہ کہہ کر تسلی، حوصلہ اور آرام دیتا ہے کہ اپنی اُمید کو قائم رکھو۔ ایک دن وہ مسیح کے ساتھ رہیں گے، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔ مگر یہ وعدہ اور اُمید صرف اُن کے لئے ہے جو مسیح میں ہیں۔ کیا آپ نے اپنے آپ کو مسیح کے سُپرد کِیا ہے؟ کیا آپ ''نور کے فرزند'' ہیں یا آپ ابھی تک تاریکی میں ہی رہ رہے ہیں؟ کیا مسیح کی دُنیا میں آمد آپ کو ابدی آرام دے گی یا خدا کا غضب؟

تیرھواں باب

مسیح میں ذمہ داری

(ا۔تھِسّلُنیکیوں ۵:۱۲۔۲۸)

سہولتوں اور مراعات کے ساتھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ مسیح یسوع کے پیروکاروں کے لئے مسیح کی دُنیا میں آمد پر نہ صرف یہ وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں گے بلکہ اُن پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ زمین پر مسیح کی مانند زندگی گزاریں۔عملی طور پر اِس کا کیا مطلب ہے؟

تھسلنیکیوں کے نام اپنے پہلے الہامی خط کے ۵ باب کی ۱۲ سے ۲۸ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''اور اَے بھائیو! ہم تم سے درخواست کرتے ہیں کہ جو تم میں محنت کرتے اور خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں اور تم کو نصیحت کرتے ہیں اُنہیں مانو، اور اُن کے کام کے سبب سے محبت کے ساتھ اُن کی بڑی عزت کرو۔ آپس میں میل مِلاپ رکھو۔ اور اَے بھائیو! ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بے قاعدہ چلنے والوں کو سمجھاؤ، کم ہمتوں کو دِلاسا دو، کمزوروں کو سنبھالو، سب کے ساتھ تحمل سے پیش آؤ۔ خبردار! کوئی کسی سے بدی کے عوض بدی نہ کرے بلکہ ہر وقت نیکی کرنے کے در پے رہو، آپس میں بھی اور سب سے۔ ہر وقت خوش رہو، بِلاناغہ دُعا کرو، ہر ایک بات میں شکرگزاری کرو کیونکہ مسیح یسوع میں تمہاری بابت خدا کی یہی مرضی ہے۔ رُوح کو نہ بجھاؤ۔ نبوتوں کی

حقارت نہ کرو۔ سب باتوں کو آزماؤ، جو اچھی ہو اُسے پکڑے رہو۔ ہر قِسم کی بدی سے بچے رہو۔

خدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے، اور تمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔ تمہارا بُلانے والا سچا ہے، وہ ایسا ہی کرے گا۔

اَے بھائیو، ہمارے واسطے دُعا کرو۔ پاک بوسہ کے ساتھ سب بھائیوں کو سلام کرو۔

مَیں تمہیں خداوند کی قَسم دیتا ہوں کہ یہ خط سب بھائیوں کو سُنایا جائے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم پر ہوتا رہے۔''

خداوند کی کلیسیا یعنی چرچ میں رُوحانی پیشواؤں اور پیروکاروں دونوں پر ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

پولس رسول لکھتا ہے کہ راہنما محنت کرتے اور نصیحت دیتے ہیں۔ اِس لئے لوگوں کو اُن کی عزت بھی کرنی چاہیے اور اُن سے محبت بھی کرنی چاہیے جو خداوند میں اُن کے نگہبان ہیں۔ اگر رُوحانی پیشوا یا راہنما ویسا ہو جیسا اُسے ہونا چاہیے تو اِس ہدایت پر عمل کرنا کوئی مشکل نہیں، کیونکہ ایک سچا لیڈر یا راہنما اُن لوگوں کا ہمیشہ ایک سچا خادم ہوتا ہے جن کی وہ راہنمائی کر رہا ہے۔ جب اپنے راہنما یا پیشوا کی عزت کرتے اور اُس سے محبت کرتے ہیں، اور جب کوئی سچے دِل سے اُن کی خدمت کرتا ہے تو پھر پولس رسول کی اِس ہدایت پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے، ''آپس میں میل مِلاپ رکھو۔'' (۱۔تھِسّلُنیکیوں ۵:۱۳)

خدمت صرف رُوحانی راہنماؤں اور پیشواؤں تک ہی محدود نہیں۔ مسیح کے پیروکاروں کا بھی فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کی خدمت کریں۔ اِس میں سُست و لاپرواہ کو تنبیہ و خبردار کرنا بھی شامل ہے۔ پولس رسول ۴ باب کی ۱۱ اور ۱۲ آیت میں پہلے ہی کہہ چُکا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے اپنی روزی کمائیں اور دوسروں پر بوجھ نہ بنیں۔ ایک اَور مقام پر پولس کہتا ہے کہ، ''...جِسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے۔'' (۲۔تھسلنیکیوں ۱۰:۳)

ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں کم ہمتوں اور کمزوروں کی مدد کرنا بھی شامل ہے۔ یہ سب کچھ بڑے صبر و تحمل سے ہونا چاہیے۔ اگر کوئی غلط بھی ہو اور اُس سے ہمیں تکلیف بھی پہنچے تو بھی مسیح کے پیروکار کو بدلہ نہیں لینا۔ یہ بالکل پاک کلام کے مطابق ہے، جیسا کہ لکھا ہے، ''بدی کے عوض بدی نہ کرو اور گالی کے بدلے گالی نہ دو بلکہ اِس کے برعکس برکت چاہو کیونکہ تم برکت کے وارث ہونے کے لئے بلائے گئے ہو۔'' (۱۔پطرس ۹:۳) بدلہ لینے کی بجائے مسیح کا پیروکار ہمدردی اور حلیمی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور ایسا سلوک صرف اپنی کلیسیا یا چرچ کے بہن بھائیوں کے ساتھ ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ باہر والوں سے بھی ہمیں اِسی طرح پیش آنا چاہیے۔

ایسا لگتا ہے کہ پولس رسول کی یہ ہدایت کہ ''ہر وقت خوش رہو'' (۱۔تھِسّلُنیکیوں ۱۶:۵) ناممکن ہے۔ زندگی تکلیفوں اور مصیبتوں سے بھری پڑی ہے۔ ایسے میں کوئی کیسے ہر وقت خوش رہ سکتا ہے؟ مگر پولس اِس کا جواب دیتے

ہوئے کہتا ہے، ''روح کو نہ بجھاؤ۔'' (۱۔تھِسلُنیکیوں ۱۹:۵) رُوح کے پھلوں میں ایک پھل خوشی ہے۔ ویسے بھی خوشی و شادمانی ایک مسیحی کی نمایاں خوبی ہونی چاہیے۔ اگر ہم خوش نہیں ہیں تو ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم خدا کی رُوح کو اپنے اندر کام کرنے دیتے ہیں یا نہیں۔

دُنیا میں کچھ مذاہب ایسے ہیں جن کی دُعا نماز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ مگر پولس رسول کہتا ہے کہ مسیح کے پیروکار کو بِلاناغہ دُعا کرنا ہے۔ اَب سوال یہ ہے کہ ایسا کیسے ممکن ہے؟ اِس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ پولس دُعا میں رسم و رواج کا مظاہرہ کرنے کی بات نہیں کر رہا، بلکہ خدا سے باتیں کرنے کے بارے میں ہدایت دے رہا ہے۔ خدا کے خاندان کے فرد ہونے کے سبب سے مسیح کے ہر پیروکار کا فرض ہے کہ وہ اپنے آسمانی باپ یعنی خدا سے باتیں کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔

پولس رسول کا ایک اَور حکم یا ہدایت جس کی تابعداری کرنا ناممکن لگتا ہے، کہ ''ہر ایک بات میں شکرگزاری کرو۔'' (۱۔تھِسّلُنیکیوں ۱۸:۵) پولس کہتا ہے کہ ایسا کرنا خدا کی مرضی کے عین مطابق ہے۔ سوال یہ ہے کہ کوئی کیسے دکھ، تکلیف، بیماری، مالی پریشانی اور اذیت سہتے ہوئے خدا کے حضور شکرگزاری کیسے پیش کرے؟ ہاں ایسا ممکن ہو سکتا ہے جب ہم اپنی زندگی میں خدا کے مقصد و ارادے کو پورے طور پر سمجھ جائیں۔ پولس رسول پہلے ہی بتا چُکا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کو ایک اُمید ہوتی ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ہماری زندگی میں پیش آنے والے حالات و واقعات کو ہمارے حق میں اِستعمال کرتا ہے

تا کہ ہم مسیح کی مانند بن جائیں۔ اور کیونکہ ہم مسیح کی مانند بن رہے ہیں لہذا ہم پر لازم ہے کہ اُن باتوں کے لئے خدا کا شکریہ اد کریں جن کو اِستعمال کر کے وہ ہمیں اپنی مانند بنا رہا ہے۔

پولس رسول لکھتا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کو نبوتوں کی حقارت نہیں کرنی چاہیے۔ ایسے شخص کو رَد کر دینا بہت آسان ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے۔ لیکن اگر اُس کا پیغام پاک صحائف کے مطابق ہے تو ہم پر لازم ہے کہ اُس کی سُنیں۔ اور ہمیں یہ بھی چاہیے کہ ہم آنکھیں بند کر کے کسی کو قبول نہ کریں۔ پولس رسول کہتا ہے کہ سب باتوں کو آزماؤ (۱۔تِھسّلُنیکیوں ۲۱:۵)۔ اِس کی ایک اچھی مثال بائبل مقدس میں اعمال کی کتاب ۱۷ باب اُس کی ۱۱ آیت میں نظر آتی ہے، ''یہ لوگ تھسلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ اُنہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کِیا اور روز بروز کتابِ مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اِسی طرح ہیں۔''

اگر لوگوں کو بڑی وضاحت سے کہا گیا کہ جو پولس رسول کہہ رہا ہے اُس کی پہلے تحقیق کریں، تو کیا ہمیں بھی اِسی طرح تحقیق نہیں کرنی چاہیے کہ جو دوسرے کہتے ہیں کہاں تک دُرست ہے؟ غور فرمایئے کہ تحقیق و تفتیش کرنے کا معیار پاک صحائف ہیں۔ ہم پاک کلام کی روشنی میں ہی کسی کو پرکھ سکتے ہیں۔ اِس سے دو نتائج ہمارے سامنے آتے ہیں۔ پہلا کہ اگر جس پر تحقیق کی گئی وہ پاک صحائف کے عین مطابق ہے تو یہ دُرست اور مستند ہے، اور اگر پاک

صحائف کے مطابق نہیں تو شیطان کی طرف سے ہے۔ اُس سے جتنا دُور رہیں اُتنا بہتر ہے۔

پولس رسول اپنا یہ الہامی خط پڑھنے والوں کے لئے دُعا کرتا ہے کہ خدا اُنہیں پاک کرے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسا صرف خدا ہی کر سکتا ہے، اور وہ اِس لئے نہیں کرتا کہ ہم اِس کے مستحق ہیں بلکہ اِس لئے کہ وہ سچا خدا ہے۔ جب خدا کسی کو پاک کرتا ہے تو صرف کچھ حِصہ پاک نہیں کرتا بلکہ پوری شخصیت کو پاک کرتا ہے۔ جب مسیح دوبارہ دُنیا میں آئے گا تو اُسے پاک اور بے عیب پائے گا۔

پولس رسول اپنا خط پڑھنے والوں کو زور دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو پاک بوسہ کے ساتھ سلام کریں۔ جس کو خدا نے پاک کِیا ہے، تو اُس کی زندگی کی ہر چیز پاک ہو گی۔ آج ہم ایک دوسرے کو بوسہ کے ساتھ سلام نہیں کرتے، مگر ہمارے رسم و رواج جیسے بھی کیوں نہ ہوں، وہ بے عیب اور پاک ہونے چاہییے۔

ایسے لوگ بھی ہیں جو اِس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ بائبل مقدس تبدیل ہو چکی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب بغیر ثبوت کے بے بُنیاد اور من گھڑت دعوے ہیں۔ پولس رسول خدا کے سامنے یہ حکم دیتا ہے کہ اُس کا یہ خط مسیح کے سب پیروکاروں کے سامنے پڑھا جائے۔ جبکہ یہ خط سب کے سامنے تھا اور سب جانتے تھے، تو کیسے کوئی جرات کر سکتا تھا کہ اِس میں تبدیلی کر دے؟ اور اگر کوئی کرتا تو فوراً سب کو پتہ چل جاتا۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی کبھی نہ رہتی۔

پولس رسول اپنا یہ الہامی خط اُسی طرح ختم کرتا ہے جس طرح اُس نے اِسے شروع کِیا تھا۔ وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے دُعا کرتا ہے کہ اُن پر خداوند یسوع مسیح کا فضل ہوتا رہے۔ اَب سوال یہ ہے کہ کیا ہم پر یہ فضل ہو سکتا ہے؟ ہاں، اگر ہم مسیح میں شامل ہوں تو ہم پر بھی اُس کا فضل ہمیشہ رہے گا۔